سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا وہ خاتون ہیں جن کی حیا کی مثالیں تاریخ اسلام کا حصہ ہیں۔ یہ شیعہ بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا پر ایک الزام یہ لگاتے ہیں کہ وہ باغ فدک کے حوالے سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس خود گئیں ۔اور بخاری شریف کی روایت پر الزام لگاتے ہیں۔ بخاری شریف کی روایت میں مال فے کی جائیداد کے مسئلے پر بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہ نے کسی شخص کو بھیجا حدیث ملاحظہ کیجیئے۔ اور شیعت کے دجل سے ہوشیار رہیئے۔

٣٧١١- حدثنا أبو اليمان حدثنا شعيب عن الزهري قال: حدثني عروة بن الزبير عن عائشة رضي الله عنها أن فاطمة عليها السلام أرسلت إلى أبي بكر تسأله ميراثها من النبي ﷺ فيما أفاء الله على رسوله ﷺ فطلبت صدقة النبي ﷺ التي بالمدينة وفدك وما بقي من خمس خيبر». [راجع: ٣٠٩٢]

(۳۷۱۱) ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی ان سے زہری نے بیان کیا کہا ہم سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے یہاں اپنا آدمی بھیج کر نبی کریم ﷺ سے ملنے والی میراث کا مطالبہ کیا جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو فے کی صورت میں دی تھی۔ یعنی آپ کا مطالبہ مدینہ کی اس جائداد کے بارے میں تھا جس کی آمدنی سے آنحضرت ﷺ مصارف خیر میں خرچ کرتے تھے اور اسی طرح فدک کی جائداد اور خیبر کے خمس کا بھی مطالبہ کیا۔

visit 👉 www.sunnilibrary.com

صحیح بخاری

جلد پنجم

امیر المؤمنین فی الحدیث سید الفقہاء

حضرت الامام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

تسہیل و تشریح

حضرت مولانا محمد داؤد راز رحمۃ اللہ علیہ

نظر ثانی

حضرت العلامہ مولانا عبدالسلام بستوی رحمۃ اللہ علیہ — حضرت مولانا ابو محمد عبدالحق اسلامی رحمۃ اللہ علیہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

شیعوں کا دجل بے نقاب۔

شیعہ کہتے ہیں کہ بی بی فاطمہ خود باغ فدک پر بات کرنے خود گئیں تھیں ۔اور بخاری شریف کا حوالہ لگاتے ہیں کہ یہ دیکھیں بی بی کو حق نہیں دیا گیا۔بخاری شریف کی حدیث پڑھیں جہاں لکھا ہوا ہے کہ انہوں نے کسی کو بھیجا تھا۔ خود سے نہیں گئی تھیں۔

قلت بالسم لهم کے آگے یہ الفاظ اور ہیں قال ابو عبداللہ الحق قسم ثبیل امام بخاری نے کہا صحیح بخاری کو کہتے ہیں۔ یہ تفسیر اسی نسخہ کی بنا پر ہے' جن میں ابھائے رسم خط کے رسم خط ہے۔

٤٢٣٩- حدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا عمرو بن يحيى بن سعيد بن عمرو بن سعيد أخبرني جدي أن أبان بن سعيد أقبل إلى النبي ﷺ فسلم عليه فقال أبو هريرة: يا رسول الله هذا قاتل ابن قوقل وقال أبان لأبي هريرة: واعجبا لك وبر تعادا بن لؤم ضأن بالمدينة فعي إذ أكرمك الله بيدي ولم يهني بيده.

[راجع: ٢٨٢٧]

(۴۲۳۹) ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عمرو بن یحییٰ بن سعید نے بیان کیا کہا کہ مجھے میرے دادا نے خبر دی اور انہیں ابان بن سعید رائٹر نے کہ وہ بھی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلام کیا۔ ابوہریرہ رائٹر بولے کہ یا رسول اللہ! یہ تو ابن قوقل کا قاتل ہے اور ابان رائٹر نے ابوہریرہ رائٹر سے کہا حیرت ہے اس وبر پر جو قدوم الضان سے ابھی اترا ہے اور مجھ پر عیب لگاتا ہے ایک ایسے شخص پر کہ جس کے ہاتھ سے اللہ تعالیٰ نے انہیں (ابن قوقل رائٹر کو) عزت دی اور ایسا نہ ہونے دیا کہ ان کے ہاتھ سے مجھے ذلیل کرتا۔

حضرت ابان بن سعید رائٹر کے کہنے کا مطلب یہ تھا کہ میں نے ابن قوقل رائٹر کو اگر شہید کیا تو وہ میرے کفر کا زمانہ تھا اور شہادت سے اللہ کی بارگاہ میں عزت حاصل ہوتی ہے تو میرے ہاتھوں انہیں حاصل ہوئی۔ دوسری طرف اللہ تعالیٰ کا یہ بھی فضل ہوا کہ کفر کی حالت میں ان کے ہاتھ سے مجھے قتل نہیں کروایا جو میری اخروی ذلت کا سبب بنتا اور اب میں مسلمان ہوں اور اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں۔ لہٰذا اب ایسی باتوں کا ذکر کرنا بجا ہے۔ آنحضرت ﷺ حضرت ابان رائٹر کے اس بیان کو سن کر خاموش ہو گئے۔

٤٢٤٠،٤٢٤١- حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث عن خالد عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة، أن فاطمة عليها السلام بنت النبي ﷺ أرسلت إلى أبي بكر تسأله ميراثها من رسول الله ﷺ وسلم مما أفاء الله عليه بالمدينة وفدك وما بقي من خمس خيبر، فقال أبو بكر: إن رسول الله ﷺ وسلم قال: «لا نورث ما تركنا صدقة»، إنما يأكل آل محمد ﷺ وسلم في هذا المال وإني والله لا أغير شيئا من صدقة

(۴۲۴۰۔۴۲۴۱) ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا' ان سے عقیل نے' ان سے ابن شہاب نے' ان سے عروہ نے' ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ کی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ابوبکر صدیق رائٹر کے پاس کسی کو بھیجا اور اپنی میراث کا مطالبہ کیا' آنحضور ﷺ کے اس مال سے جو آپ کو اللہ تعالیٰ نے مدینہ اور فدک میں عنایت فرمایا تھا اور خیبر کا باقی ماندہ پانچواں حصہ وہ کیا تھا۔ ابوبکر رائٹر نے یہ جواب دیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ ہم پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا' ہم جو کچھ چھوڑ جائیں وہ سب صدقہ ہوتا ہے' البتہ آل محمد ﷺ اسی مال سے کھاتی رہے گی اور میں خدا کی قسم جو صدقہ حضور اکرم ﷺ چھوڑ گئے ہیں اس میں کسی قسم کا تغیر نہیں کروں گا' جس حال میں وہ آنحضور ﷺ کے عہد میں تھا اب بھی اسی طرح رہے گا اور اس میں (اس کی تقسیم وغیرہ) میں

visit 👉 www.sunnilibrary.com

1

فدک کے مسئلے پر شیعہ سے سوالات

شیعہ فدک کے مسئلہ پر بہت شور مچاتے ہیں، اب ان سوالات کا جواب دیں۔

۱۔ فدک مالِ غنیمت میں سے ہے یا مالِ فئے میں سے؟

۲۔ مالِ فے کے حقدار کون کون ہیں؟ قرآن سے بتائیں؟

۳۔ کیا قرآن کے مطابق فدک کی حقدار ایک صرف فاطمہؓ ہیں یا کوئی اور بھی ہے؟

۴۔ فدک کے حقدار اگر رشتیدار ہیں تو رشتیدار میں صرف بی بی فاطمہؓ ہی کیوں؟ باقی رشتیداروں کا حق کیوں نہیں؟

ان سوالوں کا جواب شیعہ قرآن اور صحیح احادیث سے دیں۔۔۔

2 🔴 باغ فدک 🔴
تاریخی حقائق کی روشنی میں کچھہ اھم سوال👇👇

🌟 نبی پاک ﷺ نے کبھی بھی فدک کو ہبہ نہیں کیا تھا۔🌟

❇️ سن 7 ھجری نہایت عسرت اور تنگی کا دور تھا۔ خود نبی پاک ﷺ فاقے پر فاقے کرتے اور بھوک کی تکلیف سے دو دو دن تک شکم مبارک پر پتھر باندھتے ، اھل بیت کا یہ حال تھا کہ کھانے پینے کی اشیاء کو ترستے تھے ، ضروری حاجتوں کے پورا کرنے کے لیئے بھی کچھہ سرمایہ نہ رکھتے تھے۔

❇️ مہاجرین کھر بار چھوڑے ہوئے مدینے میں دوسروں کے یہاں پڑے ہوئے تھے۔

❇️ اسلام کی حالت یہ تھی کہ چاروں طرف سے دشمنوں کا ہجوم تھا اور ہر جانب سے حملہ اور لڑائی کا اندیشہ ، ہر روز جہاد کی ضرورت پیش آتی تھی اور ہر وقت دشمنوں کا کھٹکا لگا رہتا۔
اسلام کے لشکر کی تیاری اور ان کے لیئے آلات حرب و ضرب تیار کرنے کے لیئے نبی پاک ﷺ کو ہر دم فکر لگی رہتی۔

❇️ مدینے میں وفود ، ایلچی اور قاصد چاروں طرف سے چلےآتے اور ان کی مہمان داری ان کی حالت کے مطابق کرنی پڑتی اور نیز تحفے و ہدایا جو وہ لاتے اس کے موافق انہیں آپ ﷺ کو بھی دینا پڑتے اور ان اخراجات کے لیئے مسلمانوں سے مدد لینے کی ضرورت ہوتی اور اسی کام میں اعانت کرنے کے لیئے اللہ کی طرف سے رغبت دلانے والی آیتیں نازل ہوتی رہتیں ، اور مسلمان جو کچھہ استطاعت رکھتے تھے وہ اپنے حوصلے اور استطاعت کے موافق مال سے ، اثاث البیت سے ، کپڑے سے، غلے سے غرض کہ ہر طرح سے مدد کرتے یہاں تک کہ جو مفلس اور فقیر تھے وہ بھی بوقت ضرورت اپنے اوپر فاقہ کرتے اور جو کچھہ ان کے پاس کھانے کو ہوتا وہ فی سبیل اللہ نبی پاک ﷺ کے سامنے لاکر رکھہ دیتے۔

4️⃣ کیا ایسی تنکی کے زمانے میں کسی معمولی آدمی سے بھی جو کسی گروہ کی سرداری کا دعوی کرتا ہو ، اپنے گروہ کی حفاظت کا ذمہ دار ہو یہ توقع ہوسکتی ہے کہ جو کچھہ اسے ملے وہ بجائے اس کے کہ ان اغراض و مقاصد میں کام میں لائے جو اس کے پیش نظر ہوں ، اپنے رشتہ داروں کو دے دے ، اور پھر رشتیداروں میں بھی سب کے ساتھہ انصاف نہ کرے بلکہ سب کے حقوق تلف اور ضائع کر کے صرف ایک کو دے دے۔۔!!؟؟؟

3

فدک کے مسئلے پر شیعہ سے سوالات

شیعہ فدک کے مسئلہ پر بہت شور مچاتے ہیں، اب ان سوالات کا جواب دیں۔

9۔ شیعہ کہتے ہیں کہ ازواج کے حجرے نبی پاک ﷺ کی ملکیت تھی جو ازواج کو ملی، سوال یہ ہے کہ ان حجروں میں بی بی فاطمہؓ کا حق تھا یا نہیں؟

10۔ اگر ان حجروں میں بی بی فاطمہؓ کا حق نہیں تھا تو کس شرعی دلیل سے؟

11۔ اگر حجروں میں بھی بی بی فاطمہؓ کا حق تھا تو تم شیعہ صرف فدک پر ہی کیوں شور مچاتے ہو؟

12۔ اگر حجروں میں بی بی فاطمہؓ کا حق تھا تو فدک میں ازواج مطہراتؓ کا حق کیوں نہیں؟

13۔ شرعی طور پر وراثت کے حقدار کون کون ہوتے ہیں اور وہ کس طرح تقسیم ہوتی ہے؟

ان سوالوں کا جواب شیعہ قرآن اور صحیح احادیث سے دیں۔

4

فدک کے مسئلے پر شیعہ سے سوالات

شیعہ فدک کے مسئلہ پر بہت شور مچاتے ہیں، اب ان سوالات کا جواب دیں۔

14۔ بی بی فاطمۃ رضی اللہ عنہا، سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فدک مانگنے خود گئی تھیں یا کسی کو بھیجا تھا؟

15۔ سیدنا ابو بکر صدیقؓ، بی بی فاطمۃؓ کے لئے محرم تھے یا غیر محرم؟

16۔ اگر محرم تھیں تو کس رشتہ سے؟

17۔ اگر شیعہ یہ کہیں کہ ابو بکر صدیقؓ بی بی فاطمۃؓ کے نانا تھے تو سوال یہ ہے کہ نانا جیسے محترم رشتہ سے (بقول شیعہ) ناراض ہونا یہاں تک کہ بات ترک کرنا جنازے میں آنے سے روکنا بد دعا کرنا وغیرہ کی کیا شرعی حیثیت ہے؟

18۔ اور اگر سیدنا ابو بکر صدیقؓ غیر محرم تھے تو بی بی فاطمۃ رضہ جیسی باپردہ عورت جو اپنے جنازے کو بھی رات کو لے جانی کی وصیت کرے وہ ابو بکر صدیقؓ کے پاس فدک مانگنے اور اس سے مخاطب کیسے ہوئی؟

ان سوالوں کا جواب شیعہ قرآن اور صحیح احادیث سے دیں۔۔۔

5

فدک کے مسئلے پر شیعہ سے سوالات

شیعہ فدک کے مسئلہ پر بہت شور مچاتے ہیں، اب ان سوالات کا جواب دیں۔

19۔ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بی بی فاطمۃ رضی اللہ عنہ کو کیا کہہ کر فدک دینے سے انکار کیا؟

20۔ سیدنا ابو بکر صدیقؓ کا یہ کہنا کہ "انبیاء کی وراثت نہیں ہوتی" یہ کہنا صحیح تھا یا نہیں؟

21۔ اگر انبیاء کی وراثت والی بات دوسرے صحابہؓ سے اور خود شیعہ کتابوں سے ثابت ہو تو کیا پھر بھی غلط ہے؟

22۔ کیا بی بی فاطمہؓ نے بھی سیدنا ابو بکر صدیقؓ کی اس بات کو غلط کہا تھا؟

23۔ سیدنا ابو بکر صدیقؓ نے بی بی فاطمہؓ کو فدک کا مال کس طرح خرچ کرنے کا کہا تھا؟

24۔ کیا فدک کی آمدنی سے سیدنا ابو بکر صدیقؓ بی بی فاطمہؓ یا ان کی اولاد کو خرچہ دیتے تھے؟

ان سوالوں کا جواب شیعہ قرآن اور صحیح احادیث سے دیں۔۔۔

Radde_Rafziyat

6 فدک کے مسئلے پر شیعہ سے سوالات

شیعہ فدک کے مسئلہ پر بہت شور مچاتے ہیں، اب ان سوالات کا جواب دیں۔

25۔ بقول شیعہ کے بی بی فاطمہ رضہ سیدنا ابو بکر صدیق رضہ سے ناراض ہو گئی تھی، سوال یہ ہے کہ ناراض ہونے کی خبر خود بی بی رضہ نے دی یا کسی اور نے؟

26۔ اگر بی بی رضہ نے دی تو صحیح سند کے ساتھ ثابت کریں۔

27۔ اگر کسی اور نے دی تو اس نے بی بی فاطمہ رضہ کی بات نقل کی ہے یا اپنی طرف سے بتائی ہے؟

28۔ ناراضگی دل کی چیز ہے جب تک ناراض ہونے والا خود نہ بتائے تب تک پتہ نہیں چلتا۔ تو ناراضگی بی بی فاطمۃ رضہ سے صحیح سند کے ساتھ ثابت کریں؟

29۔ قرآن میں جنتیوں کی صفت یہ بتائی گئی ہے کہ ”غصہ کو پی جاتے ہیں اور لوگوں کو معاف کرتے ہیں“ تو بی بی فاطمہ رضہ میں یہ صفت تھی یا نہیں؟

ان سوالوں کا جواب شیعہ قرآن اور صحیح احادیث سے دیں۔۔۔

Radde_Rafziyat

فخر معاویہ

7

فدک کے مسئلے پر شیعہ سے سوالات

شیعہ فدک کے مسئلہ پر بہت شور مچاتے ہیں، اب ان سوالات کا جواب دیں۔

30۔ کیا کسی مسلمان سے ناراض ہونا شریعت میں تین دن سے زیادہ جائز ہے؟

31۔ سیدہ فاطمہ رضہ کی وفات کے بعد ان کو کفن دفن اور جنازہ کس عورت نے تیار کیا؟

32۔ اس عورت کا سیدنا ابو بکر صدیق رضہ سے کیا رشتہ تھا؟

33۔ کیا فدک نہ دینے کی وجہ سے سیدنا علیؓ بھی سیدنا ابو بکرؓ سے ناراض تھے؟

34۔ کیا سیدنا علیؓ نے سیدنا ابو بکرؓ کی بیعت کی تھی؟

35۔ جب سیدنا علیؓ کی خلافت آئی تو سیدنا علیؓ نے بی بی فاطمۃ رضہ کے رشتیداروں کو فدک دیا کہ نہیں؟

ان سوالوں کا جواب شیعہ قرآن اور صحیح احادیث سے دیں۔۔۔

فخر معاویہ

Radde_Rafziyat

8

فدک کے مسئلے پر شیعہ سے سوالات

شیعہ فدک کے مسئلہ پر بہت شور مچاتے ہیں، اب ان سوالات کا جواب دیں۔

36۔ اگر سیدنا علیؓ نے بی بی فاطمہ رضہ کے رشتیداروں کو فدک دیا تو ثابت کریں؟

37۔ اگر حضرت علیؓ نے بھی فدک نہیں دیا تو ان پر کیا فتویٰ ہے؟

38۔ اگر کوئی رافضی یہ کہے کہ اہلبیت غصب شدہ مال واپس نہیں لیتے تو سوال یہ ہے کہ بقول تمہارے خلافت بھی تو سیدنا علیؓ کا حق تھا جو پہلے تین خلفاء نے چھینا تھا، تو وہ سیدنا علیؓ نے کیوں لی؟

39۔ فدک نہ دینے کی وجہ سے شیعہ سیدنا ابو بکر صدیقؓ پر اعتراض کرتے ہیں تو سیدنا علیؓ پر کیوں نہیں کرتے؟

ان سوالوں کا جواب شیعہ قرآن اور صحیح احادیث سے دیں۔۔۔

فکر معاویہ
Radde_Rafziyat

انبیاء علیہم السلام کی وراثت علم ہے۔ ایک نبی کو دوسرے نبی سے وراثت میں علم ملا۔ نا کہ کوئی مال یا جائیداد۔ روایت ملاحظہ کیجیئے۔

الشافی جلد دوم۔ کتاب الحجت صفحہ 106

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحجۃ

خلافت رسالت نبوت امامت

ترجمہ اصول کافی جلد دوم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

ترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بال و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دو سد کتب

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲۔ کراچی

visit 👉 www.sunnilibrary.com

قَالَ: هِيَ عِنْدَنَا وِرَاثَةٌ مِنْ عِنْدِهِمْ نَقْرَؤُهَا كَمَا قَرَؤُوهَا وَنَقُولُهَا كَمَا قَالُوا، إِنَّ اللهَ لَا يَجْعَلُ حُجَّةً فِي أَرْضِهِ يُسْأَلُ عَنْ شَيْءٍ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي.

۱۔ ہشام بن الحکم سے حدیث بریہہ (عالم نصاریٰ) میں منقول ہے کہ ہشام اس کے ساتھ امام جعفر صادق علیہ السلام سے ملنے چلے، راہ میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، ہشام نے بریہہ کا حال بیان کیا۔ جب وہ بیان کر چکے تو امام موسیٰ کاظم نے فرمایا۔ اے بریہہ انجیل کے متعلق تیرا علم کیسا ہے اس نے کہا میں اس کا عالم ہوں فرمایا تجھے کیسے اس پر اعتماد ہے کہ جو تاویل تو بیان کرتا ہے وہ وہی ہے جو عیسیٰ نے بیان کی تھی۔ اس نے کہا میں اپنے علم پر اعتماد رکھتا ہوں پس حضرت نے انجیل پڑھنی شروع کی۔ اس نے کہا۔ آپ ہی وہ ہیں جن کو میں پچاس سال سے تلاش کر رہا تھا اس کے بعد وہ ایمان لے آیا اور اس کا ایمان اچھا تھا اور وہ عورت بھی ایمان لے آئی جو اس کے ساتھ تھی ہشام معہ بریہہ (اور اس عورت کے) امام جعفر صادق کی خدمت میں آئے اور وہ گفتگو بیان کی جو امام موسیٰ کاظم اور بریہہ کے درمیان ہوئی تھی حضرت نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ بعض کی اولاد بعض سے ہے۔ بریہہ نے کہا توریت و انجیل وغیرہ کا علم آپ کو کہاں سے حاصل ہوا۔ فرمایا وہ وراثۃً ہم کو ان سے پہنچا ہے ہم اسی طرح پڑھتے ہیں جس طرح وہ پڑھتے تھے اور ہم وہی کہتے ہیں جو وہ کہتے تھے خدا ایسے شخص کو اپنی حجت قرار نہیں دیتا ہے جس سے کوئی سوال کیا جائے اور وہ یہ کہہ دے کہ میں نہیں جانتا۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: أَتَيْنَا بَابَ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام وَنَحْنُ نُرِيدُ الْإِذْنَ عَلَيْهِ فَسَمِعْنَاهُ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ لَيْسَ بِالْعَرَبِيَّةِ فَتَوَهَّمْنَا أَنَّهُ بِالسُّرْيَانِيَّةِ ثُمَّ بَكَى فَبَكَيْنَا لِبُكَائِهِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيْنَا الْغُلَامُ فَأَذِنَ لَنَا فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ فَقُلْتُ: أَصْلَحَكَ اللهُ أَتَيْنَاكَ نُرِيدُ الْإِذْنَ عَلَيْكَ فَسَمِعْنَاكَ تَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ لَيْسَ بِالْعَرَبِيَّةِ فَتَوَهَّمْنَا أَنَّهُ بِالسُّرْيَانِيَّةِ ثُمَّ بَكَيْتَ فَبَكَيْنَا لِبُكَائِكَ، فَقَالَ: نَعَمْ ذَكَرْتُ إِلْيَاسَ النَّبِيَّ وَكَانَ مِنْ عُبَّادِ أَنْبِيَاءِ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَقُلْتُ كَمَا كَانَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ، ثُمَّ انْدَفَعَ فِيهِ بِالسُّرْيَانِيَّةِ فَلَا وَاللهِ مَا رَأَيْنَا قَسًّا وَلَا جَاثَلِيقًا أَفْصَحَ لَهْجَةً مِنْهُ بِهِ ثُمَّ فَسَّرَهُ لَنَا بِالْعَرَبِيَّةِ فَقَالَ: كَانَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ: أَتُرَاكَ مُعَذِّبِي وَقَدْ أَظْمَأْتُ لَكَ هَوَاجِرِي، أَتُرَاكَ مُعَذِّبِي وَقَدْ عَفَّرْتُ لَكَ فِي التُّرَابِ وَجْهِي، أَتُرَاكَ مُعَذِّبِي وَقَدِ اجْتَنَبْتُ لَكَ الْمَعَاصِيَ أَتُرَاكَ مُعَذِّبِي وَقَدْ أَسْهَرْتُ لَكَ لَيْلِي، قَالَ: فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ أَنِ ارْفَعْ رَأْسَكَ فَإِنِّي غَيْرُ مُعَذِّبِكَ قَالَ: فَقَالَ: إِنْ قُلْتَ: لَا أُعَذِّبُكَ ثُمَّ عَذَّبْتَنِي مَاذَا؟ أَلَسْتُ عَبْدَكَ وَأَنْتَ رَبِّي [قَالَ]: فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ أَنِ ارْفَعْ رَأْسَكَ فَإِنِّي غَيْرُ مُعَذِّبِكَ، إِنِّي إِذَا وَعَدْتُ وَعْدًا وَفَيْتُ بِهِ.

امام جعفر صادق نے فرمایا کہ داؤد علیہ السلام وارث ہوئے علم انبیا علیہم السلام کے۔ اور سلیمان علیہ السلام وارث ہوئے داؤد علیہ السلام کے۔ اور محمد ﷺ وارث ہوئے سلیمان علیہ السلام کے۔
انبیا کا ورثہ درہم دینار زمین جائیداد نہیں ہوتا بلکہ انبیا کرام کی وراثت علم ہوتی ہے۔العلما ورثة الانبیا۔ نص قرآنی بھی موجود
الشافی جلد دوم کتاب الحجت۔ صفحہ 103

راوی کہتا ہے میں نے کہا علم (امام) کا نام ہے، فرمایا یہ وہ علم نہیں، علم وہ ہے جس کا تعلق ہر روز ہر گھڑی کے واقعات سے ہے

٤ ـ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ شُعَيْبٍ الْحَدَّادِ عَنْ ضُرَيْسٍ الْكُنَاسِيِّ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام وَعِنْدَهُ أَبُو بَصِيرٍ فَقَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: إِنَّ دَاوُدَ وَرِثَ عِلْمَ الْأَنْبِيَاءِ وَإِنَّ سُلَيْمَانَ وَرِثَ دَاوُدَ وَإِنَّ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله وَرِثَ سُلَيْمَانَ وَإِنَّا وَرِثْنَا مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله وَإِنَّ عِنْدَنَا صُحُفَ إِبْرَاهِيمَ وَأَلْوَاحَ مُوسَى عليهما السلام فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ: إِنَّ هَذَا لَهُوَ الْعِلْمُ فَقَالَ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ، لَيْسَ هَذَا هُوَ الْعِلْمَ، إِنَّمَا الْعِلْمُ مَا يَحْدُثُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ يَوْماً بِيَوْمٍ وَسَاعَةً بِسَاعَةٍ.

۴۔ راوی کہتا ہے میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ابو بصیر بھی موجود تھے حضرت نے فرمایا۔ داؤد وارث ہوئے علم انبیا کے اور سلیمان وارث ہوئے داؤد کے اور محمد وارث ہوئے سلیمان کے اور ہم وارث ہوئے حضرت محمد مصطفیٰ کے اور ان کے پاس علم تھا صحف ابراہیم اور الواح موسیٰ کا علم وہ ہے جو رات دن، روز بروز اور ساعت بڑھتا رہے۔

٥ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ لِي: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ، إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُعْطِ الْأَنْبِيَاءَ شَيْئاً إِلَّا وَقَدْ أَعْطَاهُ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله، قَالَ: وَقَدْ أَعْطَى مُحَمَّداً جَمِيعَ مَا أَعْطَى الْأَنْبِيَاءَ وَعِنْدَنَا الصُّحُفُ الَّتِي قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: «صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى» قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ هِيَ الْأَلْوَاحُ؟ قَالَ: نَعَمْ.

۵۔ راوی نے صحف ابراہیمؑ و موسیٰؑ کے بارے میں امام باقر علیہ السلام سے دریافت کیا کہ یہ الواح (کتاب) تھیں، آپؑ نے فرمایا۔ ہاں ایسا ہی تھا۔

٦ ـ مُحَمَّدٌ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّهُ سَأَلَهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ» مَا الزَّبُورُ وَمَا الذِّكْرُ؟ قَالَ: الذِّكْرُ عِنْدَ اللهِ وَالزَّبُورُ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَى دَاوُدَ وَكُلُّ كِتَابٍ نَزَلَ فَهُوَ عِنْدَ أَهْلِ الذِّكْرِ وَنَحْنُ هُمْ.

بسم الله الرحمن الرحيم

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحجۃ

خلافت رسالت نبوت امامت

ترجمہ اصول کافی جلد دوم

حضرت ثقۃ الاسلام فخر فقہاء مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

ترجمہ

مفسر قرآن جامع جناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

معتمد دو صد کتب

ناشر

ذوالفقار شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲۔ کراچی

visit www.sunnilibrary.com

شیعوں کی گستاخیاں

آئمہ کا بیان ہے کہ وہ آدم علیہ السلام اور تمام علمائے کرام کے علم کے وارث ہوتے ہیں۔

بصائر الدرجات جلد اول صفحہ 316

بصائر الدرجات (جلداول)

تالیف

ابو جعفر محمد بن حسن بن فروخ الصفار

متوفی (۲۹۰ھ)

مترجم

سید اقرار حسین زیدی

(ایم اے عربی۔عربی فاضل)

پبلیشر

ولایت مشن پبلیکیشنز

E-Mail-Info@wilayatmission.com

feedback@wilayatmission.com

Contact : 0346-3233151(karachi),03334570593(Lahore)

visit www.sunnilibrary.com

باب نمبر ①

ائمہؑ کا بیان کہ وہ آدمؑ اور تمام علماء کے علم کے وارث ہوتے ہیں

حدیث ① (حدثنا أبو القاسم قال حدثنا محمد بن يحيى العطار قال حدثنا محمد بن الحسن الصفار قال حدثنا) يعقوب بن يزيد عن محمد بن أبي عمير (عن ربعي عن عبد الله بن الجارود) عن الفضيل بن يسار قال سمعت أبا عبد الله ع يقول إن العلم الذي هبط مع آدم لم يرفع وإن العلم يتوارث و ما يموت منا عالم حتى يخلفه من أهله من يعلم علمه أو ما شاء الله.

فضیل بن یسار نے بیان کیا کہ میں نے ابو عبداللہ جعفر صادقؑ سے یہ کہتے ہوئے سنا: جو علم آدمؑ کے ساتھ اترا تھا اٹھایا نہیں گیا۔علم کے وارث ہوتے ہیں اور ہم میں سے جو عالم بھی فوت ہوتا ہے اُس کے اہل اس کے وارث ہوتے ہیں جو اتنا ہی علم رکھتے ہیں یا جو اللہ چاہے۔

حدیث ② حدثنا محمد بن الحسين عن أحمد بن محمد بن أبي نصر عن حماد بن عثمان عن فضيل عن أبي جعفر ع قال كانت في علي عليه السلام سنة ألف نبي و قال إن العلم الذي نزل مع آدم لم يرفع و ما مات عالم فذهب علمه وإن العلم ليتوارث إن الأرض لا تبقى بغير عالم.

امام جعفر صادق نے فرمایا کہ علماء وارث انبیاء ہیں اور انبیاء نہیں مالک ہوتے درہم و دینار کے بلکہ وہ تو وارث علم ہوتے ہیں

کتاب مستطاب الشافی ترجمہ اصول کافی جلداول ۔ صفحہ 71

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

ترجمہ

اصول کافی جلد اوّل

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ ابی جعفر محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

ترجمہ

مفسر قرآن جامع جمیع مراتب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بالاستظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دو مستدرک

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲ کراچی

visit 👉 www.sunnilibrary.com

علماء کے متعلق اور سنت قائمہ کے متعلق اور جو اس کے علاوہ ہے وہ فضول لغو ہے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عِيسَى ، عَنْ نَاجِيَةَ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ وَذَلِكَ أَنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِرْهَماً وَلَا دِينَاراً وَإِنَّمَا أَوْرَثُوا أَحَادِيثَ مِنْ أَحَادِيثِهِمْ فَمَنْ أَخَذَ بِشَيْءٍ مِنْهَا فَقَدْ أَخَذَ حَظّاً وَافِراً ، فَانْظُرُوا عِلْمَكُمْ هَذَا عَمَّنْ تَأْخُذُونَهُ ؟ ، فَإِنَّ فِينَا أَهْلَ الْبَيْتِ فِي كُلِّ خَلَفٍ عُدُولاً يَنْفُونَ عَنْهُ تَحْرِيفَ الْغَالِينَ وَ انْتِحَالَ الْمُبْطِلِينَ وَ تَأْوِيلَ الْجَاهِلِينَ

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ علماء وارث انبیاء ہیں اور انبیاء نہیں مالک ہوتے درہم و دینار کے بلکہ وہ تو وارث ہوتے ہیں ان کی احادیث کے پس جس نے ان احادیث سے کچھ لے لیا۔ اس نے کافی نصیب پایا۔ پس تم اس پر نظر رکھو کہ تم اس علم کو کس سے لیتے ہو۔ بیشک ہم اہل بیت کے ہر گروہ میں ایسے عادل ہوتے ہیں جو غلو کرنے والوں کی تحریف اور باطل والوں کی تاویل اور جاہلوں کی تاویل کو دور کرتے ہیں۔

۳۔ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّا أَرْفَقُ بِعَبِيدِنَا خُبْراً فَقْهُهُمْ فِي الدِّينِ

۳۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہم خدا کے بندوں کے ساتھ نیکی کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو ان کو دین میں فقیہ بناتے ہیں۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْعِجْلِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ الْكَمَالُ كُلُّ الْكَمَالِ التَّفَقُّهُ فِي الدِّينِ وَالصَّبْرُ عَلَى النَّائِبَةِ وَتَقْدِيرُ الْمَعِيشَةِ

۴۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کمال کا کل کمال یہ ہے کہ طلب علم میں حاصل کرنے مصیبت پر صبر کرنے اور خرچ میں میانہ روی اختیار کرنے ہے۔

ابوجعفر فرماتے ہیں کہ جو علم ہمیشہ آدم علیہ السلام کے ساتھ رہا وہ اٹھایا نہیں گیا۔ علم وراثتاً چلتا رہتا ہے۔
بصائر الدرجات جلد اول صفحہ 320

بصائر الدرجات (جلداول)

تالیف

ابوجعفر محمد بن حسن بن فروخ الصفار
متوفی (۲۹۰ھ)

مترجم
سید اقرار حسین زیدی
(ایم اے عربی۔عربی فاضل)

پبلیشر
ولایت مشن پبلیکیشنز

E-Mail-Info@wilayatmission.com
feedback@wilayatmission.com
Contact : 0346-3233151(karachi),03334570593(Lahore)

visit www.sunnilibrary.com

حدیث ۴ حدثنا العباس بن معروف عن حماد بن عیسی عن حریز عن زرارة عن أبی جعفر ع(قال) إن العلم الذی لم یزل مع آدم لم یرفع و العلم یتوارث و کان علی عالم هذه الأمة و إنه لن یهلك منا عالم إلا خلفه من أهله من یعلم مثل علمه أو ما شاء الله.

زرارہ نے بیان کیا کہ امام ابوجعفر علیہ السلام نے فرمایا: جو علم ہمیشہ آدمؑ کے ساتھ رہا وہ اٹھایا نہیں گیا اور علم وراثتاً چلتا ہے علی علیہ السلام اس امت کے عالم تھے ہم میں سے کوئی عالم بھی شہید ہو جائے تو اس کے اہل سے اس کا جانشین وہ شخص ہوتا ہے جو اس جیسا عالم ہو یا جتنا اللہ چاہے۔

حدیث ۵ حدثنا العباس عن حماد بن عیسی عن حریز عن فضیل بن یسار عن أبی جعفر مثله

ہمیں عباس نے حماد بن عیسیٰ سے بیان کیا کہ حریز نے فضیل بن یسار سے بیان کیا کہ امام ابوجعفر علیہ السلام نے اسی طرح فرمایا ہے۔

حدیث ۶ حدثنا یعقوب بن یزید عن الحسن بن علی بن فضال قال حدثنا محمد بن القاسم عن أبیه عن فضیل بن یسار قال سمعت أبا جعفر ع یقول إن العلم الذی نزل مع آدم علی حاله و لیس یمحی منا عالم إلا خلفه من یعلم علمه (و) کان علی عالم هذه الأمة.

فضیل بن یسار نے بیان کیا کہ میں نے امام ابوجعفر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: وہ علم جو آدمؑ کے ساتھ اترا وہ اپنے حال پر ہے اور ہم میں سے جو عالم بھی یہاں سے جاتا ہے اس کے پیچھے اس کا خلیفہ وہ شخص بنتا ہے جو اس جیسا عالم ہو اور علیؑ اس امت کے عالم تھے۔

حدیث نبوی ﷺ، ابوبکر رضی اللہ عنہ مجھ سے سماعت کی منزلت پر ہیں، اور عمر رضی اللہ عنہ مجھ سے بصارت کی منزلت پر ہیں، عثمان رضی اللہ عنہ مجھ سے قوت قلب کی منزلت پر ہیں

شیعہ کتاب معانی الاخبار جلد 2 پیج 436.

خاک کو اڑایا) سے لیا گیا ہو۔ جس کا مضارع "نسفیہ" ہوتا اور سفی۔ مقصور حالت میں۔ اور سفاء۔ ممدود حالت میں۔ جس کے معنی ہیں جبل۔

۲۱۔ میرے والد۔ رحمہ اللہ۔ نے کہا کہ ہم سے بیان کیا علی بن ابراہیم بن ہاشم نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے محمد بن ابی عمیر سے، انہوں نے حفص بن بختری سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے آپ علیہ السلام نے فرمایا: "جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معراج پر گئے اور نماز کا وقت آیا تو جبرائیل علیہ السلام نے اذان دی۔ جب انہوں نے اللہ اکبر، اللہ اکبر کہا تو فرشتوں نے (بھی) کہا: اللہ اکبر، اللہ اکبر اور جب انہوں نے کہا: اشہد ان لا الہ الا اللہ تو فرشتوں نے بھی کہا: (پروردگار) نظیر و مشابہ سے پاک ہے اور جب جبرئیل نے کہا: اشہد ان محمداً رسول اللہ تو فرشتوں نے کہا: نبی مبعوث ہے۔ اور جب انہوں نے کہا: حیّ علی الصلاۃ تو فرشتوں نے کہا: اپنے رب کی عبادت پر آمادہ ہو جاؤ اور جب انہوں نے کہا: حیّ علی الفلاح تو فرشتوں نے کہا: کامیاب ہوا وہ کہ جس نے آنجنابؐ کی پیروی کی۔"

۲۲۔ ہم سے بیان کیا ابوعبداللہ حسین بن ابراہیم بن احمد بن ہاشم مکتب نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا محمد بن جعفر اسدی ابو حسین کوفی نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا محمد بن اسماعیل برمکی نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا جعفر بن عبداللہ مروزی نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا میرے والد نے، انہوں نے اسماعیل بن فضل ہاشمی سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے سعید بن جبیر سے، انہوں نے ابن عباس سے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جب عیون عین پر ظلم کریں۔ عین کا قتل ہونا عیون کے چوتھے ہاتھ پر ہوگا اور جب ایسا ہو تو اس کی مدد نہ کرنے والا اللہ، ملائکہ اور تمام لوگوں کی لعنت کا مستحق ہوگا۔" تو عرض کی گئی: یا رسول اللہ! عین اور عیون کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "عین میرا بھائی علیؑ بن ابوطالب ہے اور عیون اس کے دشمن ہیں۔ ان کا چوتھا اسے ظلم اور دشمنی سے قتل کرنے والا ہے۔

۲۳۔ ہم سے بیان کیا ابوقاسم علی بن احمد بن موسیٰ بن عمران دقاق نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا محمد بن ابوعبداللہ کوفی نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا سہل بن زیاد آدمی نے، انہوں نے عبدالعظیم بن عبداللہ حسنی سے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا میرے سردار علی بن محمد بن علی رضا امام نقی (علیہم السلام) نے، آپؑ نے اپنے پدر بزرگوار علیہ السلام سے، آپؑ نے اپنے آباء طاہرین علیہم السلام سے، ان بزرگواروں نے حسن بن علی علیہما السلام سے کہ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "ابوبکر مجھ سے سماعت کی منزلت پر ہے اور عمر مجھ سے بصارت کی منزلت پر ہے اور عثمان مجھ سے قوت قلب کی منزلت پر ہے۔" امام حسن علیہ السلام فرماتے ہے: جب دوسرا دن ہوا میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں گیا جبکہ امیرالمومنین علیہ السلام، ابوبکر، عمر اور عثمان انکے پاس تھے۔ تو میں نے عرض کی: بابا جان میں نے آپ کو ان اصحاب کے بارے میں یہ قول فرماتے سنا ہے تو اس کے کیا معنی ہیں؟ تو آپؑ نے فرمایا: "ہاں" پھر اپنے دست مبارک سے

معانی الاخبار

شیخ الصدوق

www.sunnilibrary.com
https://www.youtube.com/channel/UCKkLrPGvly4aAAZL_ni3L9Q

AL-KISA PUBLISHERS
Postal Code: 75850, office R-159, Sector 5-B/2
North Karachi, Karachi. Pakistan
Contact @ +92 21 36968421, +92 300 2406150
Email: al-kisa@hotmail.com
ISBN
978-969-9605-06-2

نبی ﷺ کا فرمان کہ میرے معبود میرے خلفإ پر رحم فرما۔ یہ الفاظ تین مرتبہ دہرائے رسول ﷺ نے۔ پوچھا گیا کہ آپکے خلفإ کون ہیں؟ فرمایا جو میرے بعد آئینگے میری حدیث اور سنت کو روایت دینگے۔

معانی الاخبار جلد دوم صفحہ 424. 425.

(۴۲۴) ☆خوف اور طمع کے معنی☆

۱۔ہم سے بیان کیا محمد بن ابراہیم بن اسحاق۔ رضی اللہ عنہ۔ نے، انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی احمد بن محمد بن سعید ہمدانی نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا علی بن حسن بن فضال نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے کہا کہ امام رضا علیہ السلام نے اللہ عزوجل کے فرمان: "هو الذی یریکم البرق خوفاً وطمعاً" [وہی خدا ہے جو تمہیں (تمہارے) خوف اور طمع کی حالت میں بجلیاں دکھاتا ہے] (سورۂ رعد: آیت-۱۲) کے سلسلے میں ارشاد فرمایا: "خوف کی حالت مسافر کے لئے اور طمع کی حالت اقامت پذیر کے لئے ہے۔"

(۴۲۵) ☆اس نیکی کے معنی جو بندہ کو جنت میں داخل کراتی ہے☆

۱۔ہم سے بیان کیا محمد بن علی ماجیلویہ۔ رضی اللہ عنہ۔ نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا علی بن ابراہیم بن ہاشم نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے داود بن سلیمان سے، انہوں نے علی بن موسیٰ الرضا علیہما السلام سے، انہوں نے امام صادق علیہ السلام سے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: "اللہ عزوجل نے داود علیہ السلام کی جانب وحی فرمائی: بیشک میرے بندوں میں سے کوئی بندہ یقیناً میرے پاس ایک نیکی لے کر آئے گا تو میں اسے جنت میں داخل کروں گا۔ عرض کیا: میرے پروردگار! یہ کونسی نیکی ہے؟ فرمایا: وہ مومن کو اس کی پریشانی اور سختی میں کشادگی اور آسانی دے، اگرچہ ایک کھجور کے بدلے ہو، تو داود علیہ السلام نے عرض کیا: حق ظاہر ہو گیا ہے اس شخص پر جو تیری معرفت رکھتا ہے کہ تجھ سے اپنی امید کو منقطع نہیں کرتا۔"

(۴۲۶) ☆نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تین دفعہ: میرے معبود! میرے خلفاء پر رحم فرما۔ فرمانے کے معنی☆

۱۔ہم سے بیان کیا میرے والد۔ رحمہ اللہ۔ نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا علی بن ابراہیم بن ہاشم نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے حسین بن یزید نوفلی سے، انہوں نے علی بن داود یعقوبی سے، انہوں نے عیسیٰ بن عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب علیہ السلام سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اپنے جد سے، انہوں نے علی بن ابی طالب علیہما السلام سے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے معبود! میرے خلفاء پر رحم فرما، میرے معبود! میرے خلفاء پر رحم فرما، میرے معبود! میرے خلفاء پر رحم فرما" آپؐ سے عرض کیا گیا: یا رسول اللہؐ! آپؐ کے خلفاء کون ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جو میرے بعد

آئیں گے میری حدیث اور سنت کو روایت کریں گے۔"

(۴۲۷) ☆کامل خوراک کے معنی☆

۱۔ہم سے بیان کیا محمد بن موسیٰ بن متوکل۔ رضی اللہ عنہ۔ نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا علی بن ابراہیم بن ہاشم نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے عبداللہ بن مغیرہ سے، انہوں نے اسماعیل بن مسلم سکونی سے، انہوں نے جعفر بن محمد علیہما السلام سے، آپؑ نے اپنے پدر بزرگوار علیہ السلام سے، آپؑ نے اپنے آباء طاہرین علیہم السلام سے، ان بزرگواروں نے علی علیہ السلام سے کہ فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خوراک میں جب چار خصلتیں جمع ہوں جائیں تو وہ یقیناً کامل ہو جاتی ہے: جب وہ حلال میں سے ہو، اس پر (کھانے کے لئے بڑھنے والے) ہاتھ زیادہ ہوں، اس کے شروع میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا نام لیا گیا ہو اور اس کے اختتام پر اللہ کی حمد کی گئی ہو۔"

(۴۲۸) ☆اس تحریر کے معنی جو ام سلمیٰؓ نے عائشہؓ کی جانب لکھا جب انہوں نے بصرہ کی طرف خروج کا ارادہ کیا☆

۱۔ہم سے بیان کیا محمد بن علی ماجیلویہ۔ رضی اللہ عنہ۔ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا میرے چچا محمد بن ابی قاسم نے، انہوں نے محمد بن علی صیرفی قرشی کوفی سے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا نصر بن مزاحم مقری نے، انہوں نے عمر بن سعد سے، انہوں نے ابو مخنف لوط بن یحییٰ سے، انہوں نے عقبہ ازدی سے، انہوں نے ابو الحسن ارحبی سے، انہوں نے کہا کہ جب عائشہؓ نے بصرہ کی طرف خروج کا ارادہ کیا تو ان کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہلیہ ام سلمیٰ۔ رضی اللہ عنہا۔ نے لکھا: اما بعد فانک سدة بین رسول اللہ (ص) و بین امته و حجابه المضروب علی حرمته و قد جمع القران ذیلک فلا تندحیه و سکن عقیراک فلا تصحریها، (ان) اللہ من وراء هذه الامة، قد علم رسول اللہ (ص) مکانک لو اراد ان یهدالیک لفعل، و لقد عهد، فاحفظنی ما عهد فلا تخالفنی فیخالف بک، واذکری قوله علیه السلام فی نباح الکلاب بحواب، و قوله (ما للنساء والغزو؟) و

معانی الاخبار
شیخ الصدوق
www.sunnilibrary.com
https://www.youtube.com/channel/UCKkLrPGviy4aAAZL

AL-KISA PUBLISHERS
Postal Code: 75850, office R-159, Sector 5-B/2
North Karachi, Karachi, Pakistan
Contact @ +92 21 36968621, +92 300 2406150
Email: al-kisa@hotmail.com
ISBN
978-969-9605-06-2

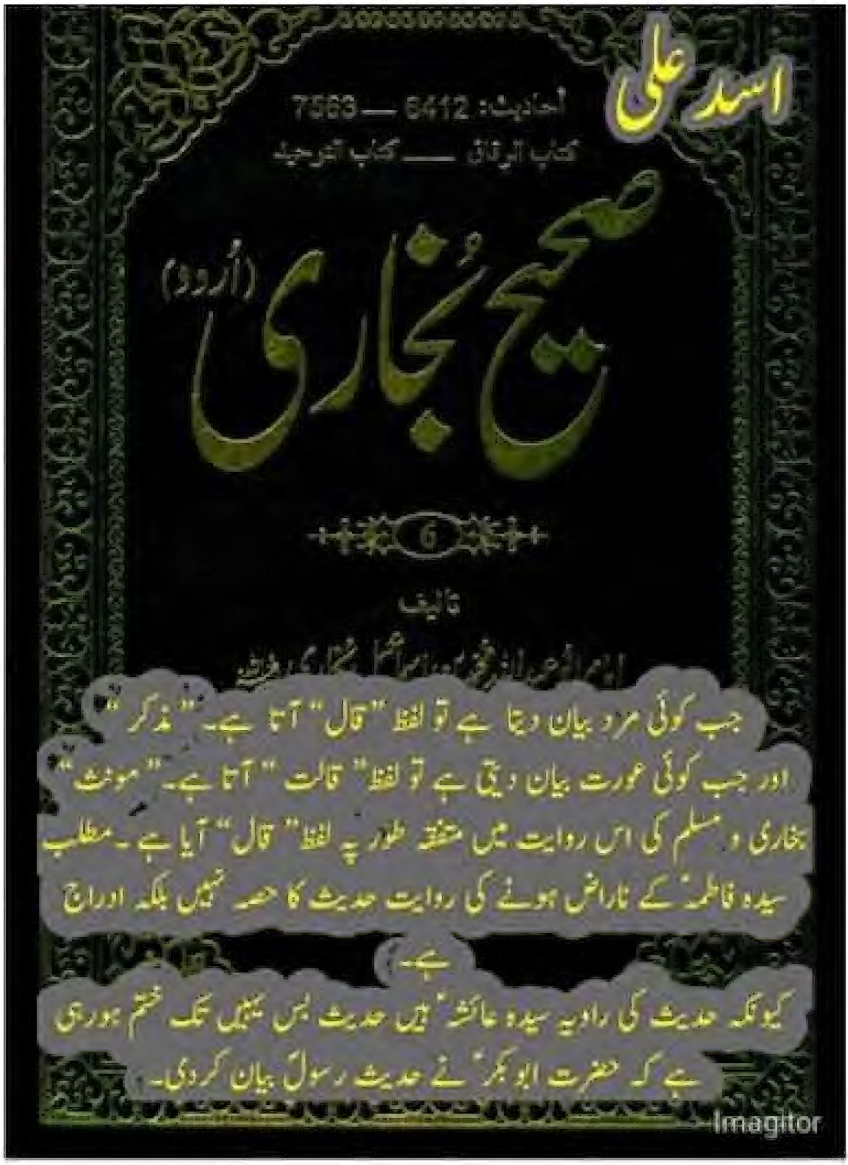

فائدہ: جس وقت علم اور علماء نہیں رہیں گے تو جہالت عام ہوگی۔ اس وقت گفتگو کا دارومدار صرف ظن و تخمین پر ہوگا۔ ایسے لوگوں کی زبانوں پر جھوٹ جلدی جاری ہوتا ہے۔ جب کسی کو قرآن و حدیث کا علم نہیں ہوگا تو اپنے گمان سے فیصلے کرے گا، اس طرح علم فرائض بھی ان کی بھینٹ چڑھ جائے گا۔

(۳) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «لَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ»

باب 3- نبی ﷺ کے ارشاد: "ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا، ہمارا ترکہ صدقہ ہوتا ہے" کا بیان

٦٧٢٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ فَاطِمَةَ وَالْعَبَّاسَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَتَيَا أَبَا بَكْرٍ يَلْتَمِسَانِ مِيرَاثَهُمَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُمَا حِينَئِذٍ يَطْلُبَانِ أَرْضَيْهِمَا مِنْ فَدَكٍ وَسَهْمَهُمَا مِنْ خَيْبَرَ. (راجع: ٢٠٩٢)

(6725) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سیدہ فاطمہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، وہ رسول اللہ ﷺ کے ترکے سے اپنا وراثتی حصہ طلب کرتے تھے، یعنی یہ دونوں فدک کی زمین اور خیبر سے اپنے حصے کا مطالبہ کرتے تھے۔

٦٧٢٦ - فَقَالَ لَهُمَا أَبُو بَكْرٍ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ، إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ مِنْ هَذَا الْمَالِ». قَالَ أَبُو

(6726) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ نے فرمایا: "ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا، جو کچھ ہم چھوڑیں وہ سب صدقہ ہے۔"

١ فتح الباري: ١٢/٢

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

99- كتاب الفرائض

192

بَكْرٍ: وَاللهِ لَا أَدَعُ أَمْرًا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَصْنَعُهُ فِيهِ إِلَّا صَنَعْتُهُ، قَالَ: فَهَجَرَتْهُ فَاطِمَةُ، فَلَمْ تُكَلِّمْهُ حَتَّى مَاتَتْ. (راجع: ٢٠٩٣)

بلاشبہ حضرت محمد ﷺ کے اہل خانہ صرف اسی مال میں سے اپنے اخراجات پورے کریں گے۔" حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مزید کہا: اللہ کی قسم! میں کوئی ایسی بات نہیں ہونے دوں گا بلکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کام کرتے دیکھا میں بھی وہی کچھ کروں گا۔ اس وضاحت کے بعد سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے مفارقت اختیار کر لی اور اپنی موت تک ان سے کلام نہ کیا۔

٦٧٢٧ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ». (راجع: ١٠٢١)

(6727) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہمارا کوئی وارث نہیں بن سکتا، ہم جو کچھ بھی چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔"

Imagitor

اسد علی

أحاديث: 6412 — 7563

كتاب الرقاق — كتاب التوحيد

صحیح بخاری (اردو)

6

تالیف

امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ

جب کوئی مرد بیان دیتا ہے تو لفظ "قال" آتا ہے۔ "مذکر" اور جب کوئی عورت بیان دیتی ہے تو لفظ "قالت" آتا ہے۔ "مونث" بخاری و مسلم کی اس روایت میں متفقہ طور پہ لفظ "قال" آیا ہے۔ مطلب سیدہ فاطمہؓ کے ناراض ہونے کی روایت حدیث کا حصہ نہیں بلکہ ادراج ہے۔

کیونکہ حدیث کی راویہ سیدہ عائشہؓ ہیں حدیث بس یہیں تک ختم ہو رہی ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے حدیث رسولؐ بیان کر دی۔

Imagitor

انبیاء علیہم السلام ایک دوسرے کے علوم کے وارث رہے۔
یعنی علمی وراثت انبیاء کرام کو منتقل ہوتی رہی۔ ایک
دوسرے سے۔ نا کہ کوئی مال یا جائداد۔
روایت ملاحظہ کیجیئے۔
الشافی جلد دوم کتاب الحجت صفحہ 104.105

٧ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي رَاهِرٍ أَوْ غَيْرِهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمَّادٍ، عَنْ أَخِيهِ أَحْمَدَ ابْنِ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ أَخْبِرْنِي عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وَرِثَ النَّبِيِّينَ كُلَّهُمْ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: مِنْ لَدُنْ آدَمَ حَتَّى انْتَهَى إِلَى نَفْسِهِ؟ قَالَ: مَا بَعَثَ اللهُ نَبِيّاً إِلَّا وَمُحَمَّدٌ صلى الله عليه وآله أَعْلَمُ مِنْهُ. قَالَ: قُلْتُ: إِنَّ عِيسَى بْنَ مَرْيَمَ كَانَ يُحْيِي الْمَوْتَى بِإِذْنِ اللهِ قَالَ: صَدَقْتَ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ كَانَ يَفْهَمُ مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله يَقْدِرُ عَلَى هَذِهِ الْمَنَازِلِ. قَالَ: فَقَالَ: إِنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ قَالَ لِلْهُدْهُدِ حِينَ فَقَدَهُ وَشَكَّ فِي أَمْرِهِ فَقَالَ: «مَا لِيَ لَا أَرَى الْهُدْهُدَ أَمْ كَانَ مِنَ الْغَائِبِينَ» حِينَ فَقَدَهُ فَغَضِبَ عَلَيْهِ فَقَالَ: «لَأُعَذِّبَنَّهُ عَذَاباً شَدِيداً أَوْ لَأَذْبَحَنَّهُ أَوْ لَيَأْتِيَنِّي بِسُلْطَانٍ مُبِينٍ» وَإِنَّمَا غَضِبَ لِأَنَّهُ كَانَ يَدُلُّهُ عَلَى الْمَاءِ فَهَذَا وَهُوَ طَائِرٌ قَدْ أُعْطِيَ مَا لَمْ يُعْطَ سُلَيْمَانُ وَقَدْ كَانَتِ الرِّيحُ وَالنَّمْلُ وَالْإِنْسُ وَالْجِنُّ وَالشَّيَاطِينُ [و] الْمَرَدَةُ لَهُ طَائِعِينَ وَلَمْ يَكُنْ يَعْرِفُ الْمَاءَ تَحْتَ الْهَوَاءِ وَكَانَ الطَّيْرُ يَعْرِفُهُ وَإِنَّ اللهَ يَقُولُ فِي كِتَابِهِ: «وَلَوْ أَنَّ قُرْآناً سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ أَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْأَرْضُ أَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتَى» وَقَدْ وَرِثْنَا نَحْنُ هَذَا الْقُرْآنَ الَّذِي فِيهِ مَا تُسَيَّرُ بِهِ الْجِبَالُ وَتُقَطَّعُ بِهِ الْبُلْدَانُ وَتُحْيَى بِهِ الْمَوْتَى وَنَحْنُ نَعْرِفُ الْمَاءَ تَحْتَ الْهَوَاءِ وَإِنَّ فِي كِتَابِ اللهِ لَآيَاتٍ مَا يُرَادُ بِهَا أَمْرٌ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ اللهُ بِهِ مَعَ مَا قَدْ يَأْذَنُ اللهُ مِمَّا كَتَبَهُ الْمَاسُونَ جَعَلَهُ اللهُ لَنَا فِي أُمِّ الْكِتَابِ. إِنَّ اللهَ يَقُولُ: «وَمَا مِنْ غَائِبَةٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ» ثُمَّ قَالَ: «ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا» فَنَحْنُ الَّذِينَ اصْطَفَانَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَأَوْرَثَنَا هَذَا الَّذِي فِيهِ تِبْيَانُ كُلِّ شَيْءٍ.

٧ - راوی کہتا ہے میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا۔ مجھے خبر دیجئے اس سے آنحضرتؐ کیا تمام انبیاء کے علوم کے وارث تھے فرمایا۔ ہاں، میں نے کہا کیا آدم سے لے کر اپنی ذات تک۔ فرمایا، خدا نے جس نبی کو بھی بھیجا، محمد اس سے زیادہ عالم تھے۔ راوی کہتا ہے میں نے کہا عیسیٰ بن مریم باذن خدا مردوں کو زندہ کر دیا کرتے تھے۔ فرمایا سچ ہے میں نے کہا سلیمان بن داؤد جانوروں کی بولی سمجھتے تھے کیا رسول اللہ کے لئے بھی یہ منازل تھیں؟ فرمایا، سلیمان نے جبکہ ہدہد کو نہ پایا اور اس کے معاملے میں شک ہوا تو فرمایا، یہ کیا معاملہ ہے کہ میں ہدہد کو نہیں دیکھتا کیا وہ غائب ہو گیا۔ اس کو نہ پا کر اس پر غضبناک ہوئے اور فرمایا۔ میں اسے ضرور سخت سزا دوں گا یا ذبح کروں گا ورنہ وہ مجھ کو کوئی معقول وجہ غائب ہونے کے متعلق بیان کرے

یہ غصہ اس لئے تھا کہ وہ رہنما تھا چشمۂ آب تک لے جانے کا، پس اس طائر کو وہ چیز عطا کی گئی تھی جو سلیمان کو نہیں ملی تھی حالانکہ ہوا، چیونٹیاں، انسان، جن، شیطانوں اور سرکشوں کو ان کا تابع و فرمان بنا دیا تھا لیکن وہ ہوا کے نیچے پانی کا حال معلوم نہ کر سکے اور ایک پرندہ اس کو جانتا تھا اور خدا قرآن میں فرماتا ہے اگر کوئی کتاب ایسی ہو سکتی ہے کہ اس کے پڑھنے سے پہاڑ چل نکلیں اور زمین ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے اور مردے بولنے لگیں تو وہ یہی کتاب ہے اور ہم اسی قرآن کے وارث ہیں جس سے پہاڑ چل نکلیں شہروں کے ٹکڑے ہو جائیں اور مردے جی اٹھیں، ہم ہوا کے نیچے پانی کو جانتے ہیں کتاب خدا میں ایسی آیات ہیں کا ارادہ نہیں کیا جاتا بے اذن خدا اور وہ ملحق ہیں ان چیزوں سے جس کو پہلے لوگوں نے لکھا خدا نے وہ ہمارے لئے ام الکتاب میں رکھا ہے خدا فرماتا ہے آسمان و زمین کوئی پوشیدہ چیز ایسی نہیں جو کتاب مبین میں نہ ہو۔ پھر فرمایا۔ ہم نے اس کتاب کا وارث ان لوگوں کو بنایا جن کو ہم نے اپنے بندوں میں سے چن لیا۔ پس ہم ہیں وہ لوگ جن کا اللہ نے اصطفا کیا اور ہم کو وارث بنایا اس کتاب کا جس میں ہر شے کا بیان ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحجۃ

خلافت رسالت نبوت امامت

ترجمہ اصول کافی جلد دوم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

ترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دو صد کتب

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲۔ کراچی

visit 👉 www.sunnilibrary.com

جناب عباسؓ محمد ﷺ کی میراث کے حق دار نہیں کیونکہ وہ مہاجر نہیں تھے

محمد باقر دمشقی سیبانی نجفی الدمعۃ الساکبہ جلد سوم صفحہ نمبر ۷۹ تا ۸۰ پر اپنے ساتویں امام سے عجیب منطق تحریر کرتا ہے

پھر ہارون نے کہا پھر آپ کے قول کے مطابق کہ حضرت عباسؓ رسول ﷺ کے چچا تھے ان کی صلب سے تھے ان کی میراث نہیں ہے امام نے فرمایا اللہ و رسولؐ کے حق کا واسطہ مجھے اس آیت کی تاویل سے معافی دو یہ علماء کے نزدیک مستور و مخفی ہے اس نے کہا میں آپ کو امان دیتا ہوں مجھے اس سوال کا جواب دو میں دوبارہ امان دیتا ہوں میں نے کہا مہاجر نبیؐ کا وارث ہو سکتا ہے پھر حضرت عباسؓ تو مہاجر نہیں تھے

وتسالنا ونساءكم وانفسنا وانفسكم ثم نبتهل فنجعل لعنة الله على الكاذبين ۔(۱)

عباس رسول کے چچا وراثت کے حق دار نہیں

حضرت موسیٰ بن جعفر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب مجھے ہارون کے پاس لے جایا گیا میں نے اسے سلام کیا ہارون نے جواب کے بعد کہا اے موسیٰ بن جعفر علیہ السلام وہ خلیفہ ایک مکتب میں اور یہ پیغمبر والیات سے ہے ہیں میں نے کہا مجھے خدا کا واسطہ کہ مجھے اور خود کو گناہ کار کر اس بے ہودہ گفتگو سے بچ اور تم جانتے ہو کہ جب رسول خدا ﷺ دنیا سے رخصت فرما گئے لوگ ہم پر بھی بہتان باندھتے ہیں اگر اس میں مصلحت نہ ہوتی جو وہ رشتہ داری کے حقوق اگر انہیں حاصل ہوتے ایک رسول خدا ﷺ کی حدیث بیان کروں۔

ہارون نے کہا بالکل ہے امام نے فرمایا میرے والد نے اپنے آباء سے نقل کرتے ہیں کہ جب رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں کہ رشتہ دار جب رشتہ کے پاس پہنچتا ایک دوسرے کو چھوتے ایک دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ دیں رشتہ داری کا حق ادا کرنے کی طرف کیسے کہا ہارون نے کہا آپ پر قربان جاؤں میں آپ کے قریب آتی ہوں میں ان کے قریب گیا سر پر ہاتھ رکھا کر اپنی طرف کھینچا پھر کہا آپ مجھے کیا حاجت ہے۔

تم سے مجھے کوئی کام نہیں دیکھا اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں سر پیٹنے لگا ہارون نے کہا آپ نے سچ فرمایا ہے آپ کے جملے سچ کہا میرا خون جوش میں آگیا دل بھر گیا آنسو جاری ہو گئے یہ رشتہ داری کی مناسبت سے تھا۔

امام نے فرمایا کسی نے اور نہیں کہا کہ رسول خدا ﷺ نے سہیلہ کے دن علی علیہ السلام، جناب جعفر علیہ السلام اور حسنین علیہما السلام کے علاوہ کسی کو لے گئے ہوں اس میں اس واقعہ سہیلہ۔ جو ان سے استفادہ ہوتا ہے کہ اقصیٰ سے سر مراد علی علیہ السلام اور ذنابہ سے حضرت حسنین علیہما السلام اور ساق سے حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا ہیں۔

ہارون نے فاسمی اس روشن دلیل کو قبول کیا اور داد تحسین دی۔

پھر ہارون نے کہا پھر آپ کے قول کے مطابق کہ حضرت عباس رسول کے چچا تھے ان کی صلب سے تھے ان کی میراث نہیں ہے۔

.....

۔ امام نے فرمایا اللہ و رسول کے حق کا واسطہ مجھے اس آیت کی تاویل سے معافی دو یہ علماء کے نزدیک مستور مخفی ہے اس نے کہا میں آپ کو امان دیتا ہوں مجھے اس سوال کا جواب دو میں دوبارہ امان دیتا ہوں میں نے کہا مہاجر نبیؐ کا وارث ہو سکتا ہے پھر حضرت عباس تو مہاجر نہیں تھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

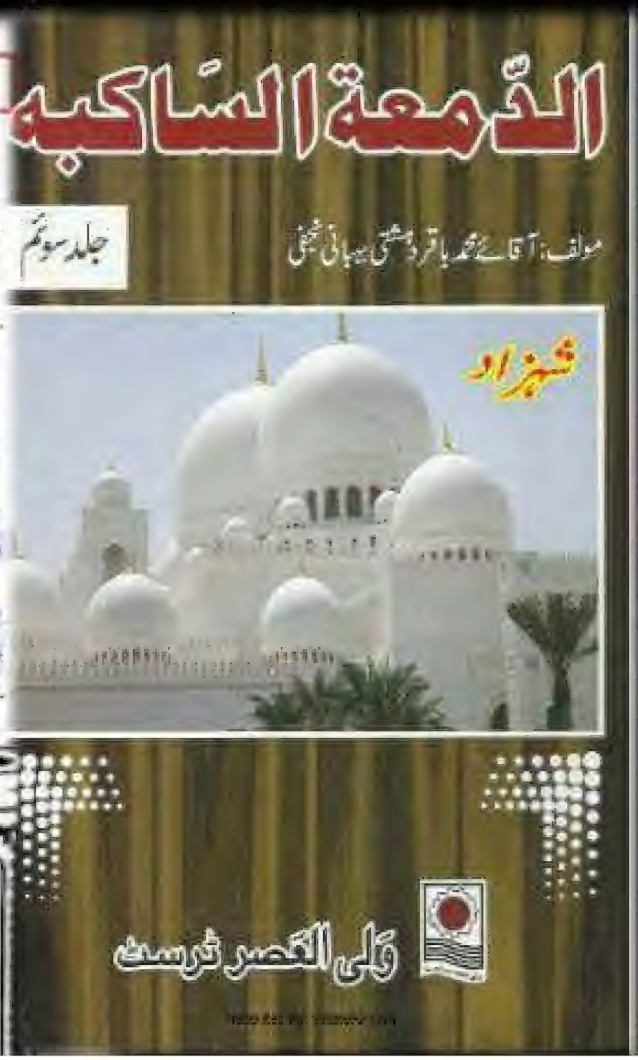

نبی ﷺ سے مروی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا۔ میری قبر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ اور میرا منبر جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ پر ہے۔

معانی الاخبار۔ شیعہ کتاب

عزت کی بقاء کے سلسلہ میں۔"

(۳۰۷) ☆ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی روایت کے معنی کہ آپؐ نے فرمایا:
میری قبر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ
ہے اور میرا منبر جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر ہے ☆

۱۔ ہم سے بیان کیا محمد بن موسیٰ بن متوکل ۔رضی اللہ عنہ۔ نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا علی بن حسین سعد آبادی نے، انہوں نے احمد بن ابوعبداللہ برقی سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ابن ابی عمیر سے، انہوں نے ہمارے اصحاب میں ایک سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام صادق علیہ السلام سے آپؑ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری قبر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے کے اوپر ہے کیونکہ فاطمہ صلوات اللہ علیہا کی قبر آپ کی قبر اور آپؐ کے منبر کے درمیان ہے اور جناب فاطمہ زہراؑ کی قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور اس قبر کی طرف جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔

اس کتاب کے مصنف۔ رضی اللہ عنہ۔ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اسی طرح روایت کی گئی ہے مگر میں اس کے جو معنی ذکر ہوئے ہیں اس پر اعتراض کرتا ہوں۔ فاطمہ سلام اللہ علیہا کی قبر کی جگہ کے سلسلہ میں میرے نزدیک صحیح وہ ہے جسے مجھ سے بیان کیا میرے والد رحمہ اللہ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن یحییٰ عطار نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا سہل بن زیاد آدمی نے، انہوں نے احمد بن محمد بن ابونصر بزنطی سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوالحسن امام علی ابن موسیٰ الرضا علیہ السلام سے فاطمہ سلام اللہ علیہا کی قبر کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: آپ سلام اللہ علیہا کو ان کے گھر میں دفن کیا گیا پھر جب بنو امیہ نے مسجد کو وسعت دی تو وہ (گھر مسجد کا حصہ بن کر) مسجد میں منتقل ہو گیا۔"

(۳۰۸) ☆ امیر المؤمنینؑ کے قول "کرامت سے کوئی انکار نہیں کرتا مگر گدھا" کے معنی ☆

۱۔ ہم سے بیان کیا میرے والد۔ رحمہ اللہ۔ نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے محمد بن قاسم سے، انہوں نے علی بن اسباط سے، انہوں نے حسن بن جہم سے، انہوں نے کہا کہ ابوالحسن الرضا علیہ السلام نے

معانی الاخبار

شیخ الصدوق

www.sunnilibrary.com
https://www.youtube.com/channel/UCKkLrPGviy4aAAZL_ni3L9Q

AL-KISA PUBLISHERS
Postal Code: 75850, office R-159, Sector 5-B/2
North Karachi, Karachi. Pakistan
Contact @ +92 21 36968621, +92 300 2406150
Email: al-kisa@hotmail.com
ISBN
978-969-9605-06-2

باغ فدک

اعتراض از اهل تشیع

سیدہ فاطمہ کا اگر فدک میں حق نہیں تھا تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے کیوں طلب کیا؟ اور حضرت ابوبکر پر کیوں ناراض رہیں اور ان سے مدت العمر تک کیوں کلام نہیں کیا؟

جواب 1

تاریخی حقائق سے یہ بات ثابت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں اہل بیت اور حضرت سیدہ فاطمہ کا اکثر خرچ فدک کی پیداوار سے آتا تھا ،اس لئے حضرت سیدہ فاطمہ نے سمجھا کہ یہ مال ہمارے ملک میں ہے اس لئے انہوں نے صدیق اکبر سے مطالبہ کیا۔ (واللہ اعلم)

جواب 2

رضامندی سیدہ فاطمہ زہرہ کی روایات از شیعہ کتب

یہ ایک ناممکن بات ہے کہ سیدہ فاطمہ وراثت انبیاء پر واضح حدیث نبوی سُن کر دنیوی چیز (باغ فدک) نہ ملنے پر غضب ناک ہو جائیں۔نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث شریف سن کر آپ کی طبع شریف کا ناراض ہوجانا مستحیلات عقلیہ میں سے ہے۔

⬅ یہ ایک متفق علیہ امر ہے کہ پیغمبروں کے فرزند ان کے دین کے وارث ہوتے ہیں۔ دنیوی چیزیں وراثت میں نہیں پاتے۔ پیغمبر جو کچھ چھوڑ کر اس جہان سے روانہ ہوتے ہیں وہ وقف کر جاتے ہیں۔

شرح نہج البلاغتہ مطبوعہ ایران از علامہ ابن میثم بحرانی صفحہ 543

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ سے خطاب کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں کہ خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم فدک کی آمدنی میں سے تمہارہ اہل بیت کا خرچ الگ کردیتے تھے، اور جو کچھ باقی بچ جاتا مسکینوں میں تقسیم کردیتے تھے، اور اس میں جہاد کے لئے سواریاں دیتے تھے۔اور خدا کی رضامندی کے لئے آپ کا مجھ پر حق ہے کہ فدک کے بارے میں وہی کاروائی کروں جو کاروائی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے۔ پس حضرت فاطمہ زہرہ اس بات پر راضی ہوگئیں، اور حضرت ابوبکر سے عہد لے لیا پھر حضرت ابوبکر صدیق ارض فدک کی آمدنی میں سے اہل بیت کو اس قدر دیتے تھے کہ سال بھر کے اخراجات کے لئے کافی ہوجاتا تھا۔ پھر باقی خلفاء نے بھی اسے طرح کیا، یہاں تک کہ حضرت معاویہ ملک کے والی ہوئے۔

رضامندی فاطمہ زہرہ کی روایات اور شیعہ کتب کے مزید حوالہ جات

👈 درہ نجفیہ شرح نہج البلاغتہ مطبوعہ تہران صفحہ 332-
👈 حدیدی شرح نہج البلاغتہ جلد دوم جز شانزدھم صفحہ296-
👈 سید علی نقی فیض الاسلام کی فارسی شرح نہج البلاغتہ جز پنجم مطبوعہ تہران صفحہ 960-

طالب دعا
ممتاز قریشی

شیعہ کتب کی اس روایت سے چار مسئلے واضح ہوتے ہیں۔

1. فدک کے متعلق نبوی طرزعمل میں اور صدیقی طرز عمل میں کوئی تفاوت نہیں تھا۔
2. حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہ راضی تھیں اور صدیقی طرز عمل آپ کو پسند تھا۔
3. اہل بیت کے گھر کے اخراجات اخری دم تک فدک کی آمدنی میں سے حضرت صدیق پورے کرتے تھے۔
4. خلفاء اربعہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی کاروائی فدک کے متعلق ایک ہی طرح کی رہی ہے۔

آئمہ اہلبیت کے فدک کے متعلق اقوال

کثیر نوال کہتے ہیں کہ میں نے امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ میری جان آپ پر قربان ہو گیا ابوبکر عمر نے آپ اہل بیت کے حقوق کے بارے میں ذرا بھی ظلم کیا تھا یا آپ کے حق دبائے رکھے تو امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا نہیں اس اللہ کی قسم جس نے اپنے بندے پر قرآن نازل فرمایا تا کہ تمام جہانوں کے لیے وہ زندہ نذیر بن جائے ہمارے حقوق میں سے ایک رائی کے دانہ برابر بھی ان دونوں نے ہم پر ظلم نہیں کیا میں نے امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ آپ پر قربان جانوں کیا میں ان دونوں سے محبت رکھوں؟ تو امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہاں تو برباد ہوجائے تو ان دونوں سے دونوں جہانوں میں دوست رکھ اور اگر اس وجہ سے تجھے کوئی نقصان ہو تو وہ میرے ذمہ ہے پھر امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مغیرہ اور بنان سے خدا نپٹے ان دونوں نے ہم اہل بیت پر جھوٹ گھڑا

كتاب شرح نهج البلاغة - ابن أبي الحديد - ج ١٦ - الصفحة ٣٢٦

شرح نهج البلاغة (ج١٦)

النبي ﷺ يُنفق عليه فأنا أنفق عليه، فقالت: يا أبا بكر، أيرثك بناتك ولا يرث رسول الله ﷺ بناته؟ فقال: هو ذاك. قال أبو بكر: وأخبرنا أبو زيد قال: حدثنا محمد بن عبد الله بن الزبير قال: حدثنا فضيل بن مرزوق قال: حدثنا البختري بن حسان قال: قلت لزيد بن علي ﷺ وأنا أريد أن أضمن أمر أبي بكر، إن أبا بكر انتزع فدك من فاطمة ﷺ، فقال: إن أبا بكر كان رجلاً رحيماً، وكان يكره أن يغير شيئاً فعله رسول الله ﷺ، فأتته فاطمة فقالت: إن رسول الله ﷺ أعطاني فدك، فقال لها: هل لك على هذا بينة؟ فجاءت بعلي ﷺ، فشهد لها، ثم جاءت أم أيمن فقالت: ألستما تشهدان أني من أهل الجنة؟ قالا: بلى - قال أبو زيد يعني أنها قالت لأبي بكر وعمر - قالت: فأنا أشهد أن رسول الله ﷺ أعطاها فدك، فقال أبو بكر: فرجل آخر أو امرأة أخرى لتستحلي بها القضية. ثم قال أبو زيد: وايم الله لو رجع الأمر إلي لقضيت فيها بقضاء أبي بكر.

قال أبو بكر: وأخبرنا أبو زيد قال: حدثنا محمد بن الصباح قال: حدثنا يحيى بن المتوكل أبو عقيل، عن كثير النوال قال: قلت لأبي جعفر محمد بن علي ﷺ: جعلني الله فداك! أرأيت أبا بكر وعمر، هل ظلماكم من حقكم شيئاً - أو قال: ذهبا من حقكم بشيء؟ - فقال: لا، والذي أنزل القرآن على عبده ليكون للعالمين نذيراً، ما ظلمنا من حقنا مثقال حبة من خردل، قلت: جعلت فداك أفأتولاهما؟ قال: نعم ويحك! تولهما في الدنيا والآخرة، وما أصابك ففي عنقي، ثم قال: فعل الله بالمغيرة وبنان، فإنهما كذبا علينا أهل البيت.

قال أبو بكر: وأخبرنا أبو زيد، قال: حدثنا عبد الله بن نافع والقعنبي، عن مالك عن الزهري، عن عروة، عن عائشة أن أزواج النبي ﷺ أردن لما توفي أن يبعثن عثمان بن عفان إلى أبي بكر يسألنه ميراثهن - أو قال ثمنهن - قال: فقلت لهن: أليس قد قال النبي ﷺ: «لا نورث، ما تركنا صدقة».

facebook.com/Ahlesunnat Red & Black Abbasi

مالك، عن أبي الزناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة، عن النبي ﷺ. قال: «لا يقسم ورثتي ديناراً ولا درهماً، ما تركت بعد نفقة نسائي ومؤونة عيالي فهو صدقة»[1].

قلت: هذا حديث غريب، لأن المشهور أنه لم يرو حديث انتفاء الإرث إلا أبو بكر وحده.

وقال أبو بكر: وحدثنا أبو يزيد، عن الحزامي، عن ابن وهب، عن يونس، عن عبد الرحمن الأعرج أنه سمع أبا هريرة يقول: سمعت رسول الله ﷺ

(١) أخرجه أحمد، كتاب: باقي مسند المكثرين، باب: باقي المسند السابق (٦١٠٩).

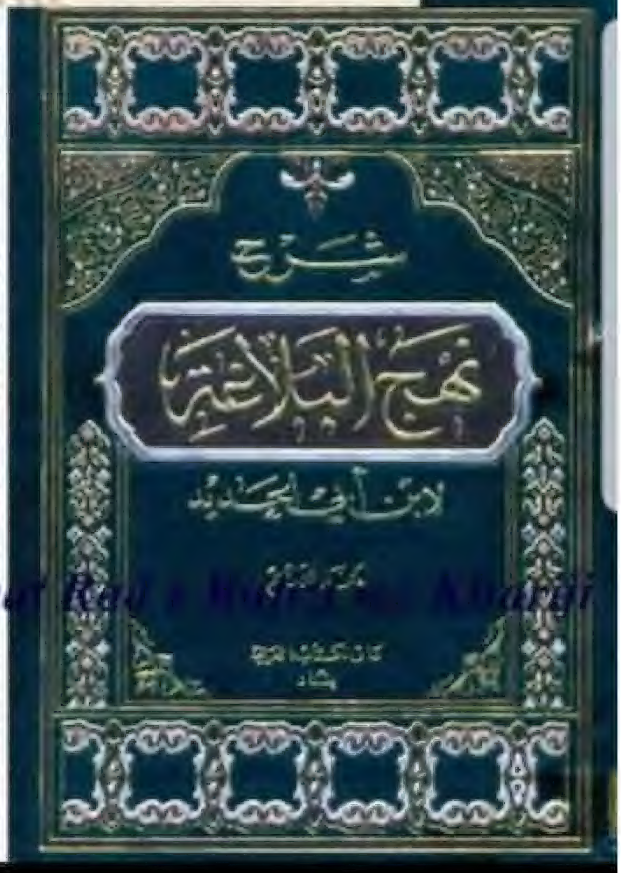

فدک کے مسئلہ پر علیؓ کا فیصلہ

شریف مرتضیٰ لکھتا ہے: جب یہ مسئلہ امیر المومنین (علیؓ) تک پہنچا، انہوں نے فدک کو اسی طرح رہنے دیا جس طرح تھا (ابو بکرؓ اور عمرؓ کے دور میں) اور انہوں نے اسے اولادِ فاطمہؓ کی وراثت میں شامل نہیں کیا۔ (الشافی فی الامامۃ ج ۴ ص ۹۲)

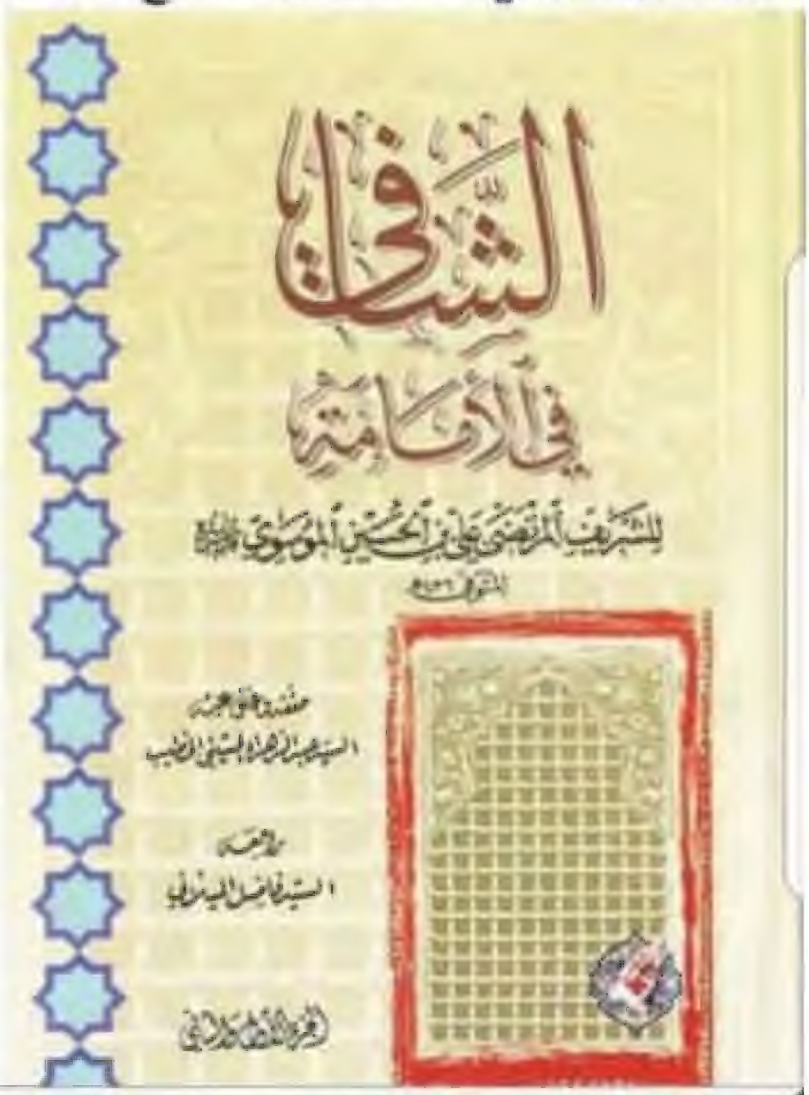

عليه عليها في ذلك ، ولا على أبي بكر في التمادي السنة ، وإن لم يحكم لها لم يثم [1] ولم يكن لها هناك خصم لأن التركة صدقة على ما ذكرنا فكان لا يمكن [2] أن يعوّل في ذلك على بينة أو نكول فلم يكن الأمر [3] إلا ما فعله .

وقد أنكر أبو علي ما قاله السائل من أنها لما أرادت فدك ورقت في دعوى النحلة لأنه إرثاً وقال : كان طلب الإرث قبل ذلك فلما سمعت منه الخبر كفت ثم ادعت النحلة .

فأما فعل عمر بن عبد العزيز فلم يثبت أنه رده على سبيل النحلة ، بل فعل في ذلك ما فعله عمر بن الخطاب بأن أقره في يد أمير المؤمنين عليه السلام ليصرف غلاتها في الموضع [4] الذي كان يجعلها رسول الله صلى الله عليه وآله فيه فقام بذلك مدة ثم ردها إلى عمر في آخر سنيه وكذلك فعل عمر بن عبد العزيز ، ولو ثبت أنه فعل بخلاف ما فعله السلف لكان هو المحجوج بفرقهم وفعلهم ، وأحد ما يقوي ما ذكرناه ان الأمر لما انتهى إلى أمير المؤمنين عليه السلام تركه على ما كانت [5] ولم يجعلها ميراثاً لورثة فاطمة عليها السلام ، وهذا يبين أن الشاهد كان غيره ، لأنه لو كان هو الشاهد لكان الأقرب أن يحكم بعلمه ، على أن الناس اختلفوا في الهبة إذا لم تقبض ، فعند بعضهم تستحق بالتسليم ، وعند بعضهم بغير وجوه كعندنا ، فلا يمتنع من هذا الوجه أيضاً أن يمتنع

---

(١) ش « لم يتبين » .
(٢) غ « لا يمكن » .
(٣) ش « في الأمر » .
(٤) غ « في المواضع التي » .
(٥) غ « تركه أمر فدك على ما كان » .

The Reality of Shia
facebook.com/TheRealityOfShia

سیدنا علی رضی اللہ عنہ خلفاء راشدین کی سنت پر قائم رہے

جب سیدنا علی رضہ برسر اقتدار آے تو اس قرآن کو چھپانے اور اس کے اظہار پر قادر نا ہوے کیونکہ اسکی وجہ سے انکے سابقہ "خلفاء" کی برائی اور عیب کا اظہار ہوتا ہے ایسے ہی وہ حج اور عورتوں کے متعے کو جاری کرنے قاضی شریح کو منصب قضاء اور معاویہ کو گورنری سے معزول کرنے پر قادر نا ہوے

إنّ عثمان قد كان من كتّاب الوحي لمصلحة رآها ﷺ وهي أن لا يكذبوه في أمر القرآن بأن يقولوا إنّه مفترى أو إنّه لم ينزل به الروح الأمين، كما قاله أسلافهم، بل قالوه هم أيضاً، وكذلك جعل معاوية من الكتّاب[1] قبل موته بستة أشهر لمثل هذه المصلحة أيضاً، وعثمان وأضرابه ما كانوا يحضرون إلّا في المسجد مع جماعة الناس؛ فما يكتبون إلّا ما نزل به جبرائيل عليه السلام بين الملأ.

أمّا الذي كان يأتي به داخل بيته ﷺ فلم يكن يكتبه إلّا غير المؤمنين عليه السلام لأنّ له المحرميّة دخولاً وخروجاً فكان يتفرّد بكتابة مثل هذا وهذا القرآن الموجود الآن في أيدي الناس هو خطّ عثمان؛ وسمّوه الإمام وأحرقوا ما سواه أو أخفوه؛ وبعثوا به زمن تخلّفه إلى الأقطار والأمصار. ومن ثمّ ترى قواعد خطّه تخالف قواعد العربيّة مثل كتابة الألف بعد واو المفرد وعدمها بعد واو الجمع وغير ذلك؛ وسمّوه رسم الخطّ القرآني ولم يعلموا أنّه من عدم اطّلاع عثمان على قواعد العربيّة والخطّ.

وقد أرسل عمر بن الخطّاب زمن تخلّفه إلى عليّ عليه السلام بأن يبعث له القرآن الأصليّ الذي هو ألّفه وكان عليه السلام يعلم أنّه طلبه لأجل أن يحرقه كقرآن ابن مسعود؛ أو يخفيه عنده حتّى يقول الناس أنّ القرآن هو هذا الكتاب الذي كتبه عثمان لا غير فلم يبعث به إليه وهو الآن موجود عند مولانا المهديّ عليه السلام مع الكتب السماويّة ومواريث الأنبياء، ولمّا جلس أمير المؤمنين عليه السلام على سرير الخلافة لم يتمكّن من إظهار ذلك القرآن وإخفاء هذا لما فيه من إظهار الشنعة على من سبقه كما لم يقدر على النهي عن صلاة الضحى؛ وكما لم يقدر على إجراء المتعتين متعة الحجّ ومتعة النساء، حتّى قال عليه السلام لولا ما سبقني بنو الخطّاب ما زنى إلّا شفا يعني إلّا جماعة قليلة لإباحة المتعة، وكما لم يقدر على عزل شريح عن القضاء ومعاوية عن الإمارة.

ومواريث الأنبياء، ولمّا جلس أمير المؤمنين عليه السلام على سرير الخلافة لم يتمكّن من إظهار ذلك القرآن وإخفاء هذا لما فيه من إظهار الشنعة على من سبقه كما لم يقدر على النهي عن صلاة الضحى؛ وكما لم يقدر على إجراء المتعتين متعة الحجّ ومتعة النساء، حتّى قال عليه السلام لولا ما سبقني بنو الخطّاب ما زنى إلّا شفا يعني إلّا جماعة

(١) لم يكن معاوية من كتاب الوحي كما هو محقق في محله.

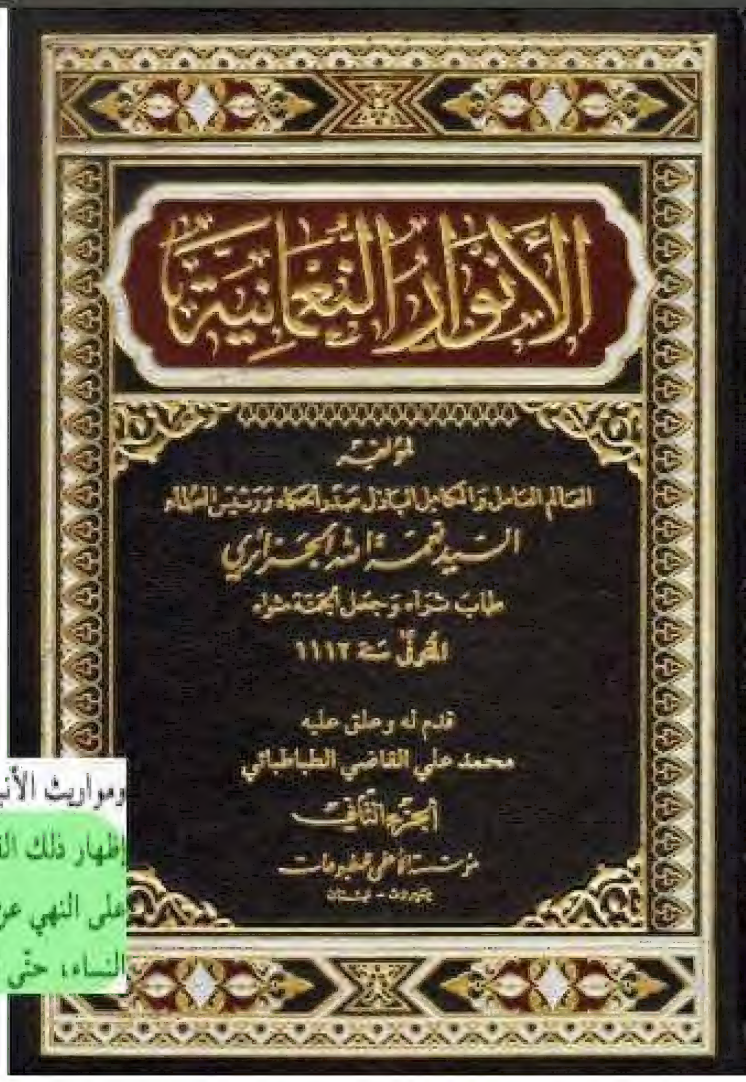

چند مردوں نے اپنے دلوں کے کینے جب آپ زیرِ خاک پنہاں ہو گئے تو ہمارے ساتھ ظاہر کئے۔ ایک گروہ نے ہم سے ترشروئی کی اور ہمارے حق کو سبک سمجھا جبکہ آپ کو نہ دیکھا۔ ان لوگوں نے زمین ہم پر تنگ کر دی۔ آپ وہ تاباں اور آفتاب درخشاں تھے جس سے ہم روشنی حاصل کرتے تھے۔ آپ پر پروردگار عزت کی جانب سے کتاب نازل ہوئی اور جبرئیل قرآنی آیتوں کے ساتھ ہمارے مونس تھے۔ آپ دنیا سے گئے اور تمام نیکیاں چھپ گئیں۔ کاش آپ کے سامنے ہم کو موت آگئی ہوتی۔ جب آپ گئے اور اپنا جمال ہم سے پوشیدہ کر لیا تو ہم چند ایسی بلاؤں میں مبتلا ہوئے کہ خلائق سے جس کے مثل کوئی اندوہناک مبتلا نہ ہوا تھا۔ پھر جناب فاطمہؑ بیت الشرف واپس تشریف لے گئیں۔ جناب امیرؑ ان کے انتظار میں تھے۔ جب وہ اپنے خانۂ اقدس میں پہنچ گئیں تو مصلحتہً دلیرانہ سخت خطابات جناب امیرؑ سے کئے کہ آپ اس جنین کے مانند جو رحم میں ہوتا ہے۔ پردہ نشین ہو گئے اور خوفزدہ لوگوں کی طرح گھر میں بھاگ آئے۔ اس کے بعد جبکہ زمانہ کے شجاعوں کو خاک میں ملا دیا اور ان نامردوں سے مغلوب ہو گئے۔ یہ فرزند قحافہ میرے پدر کا عطا کردہ فدک جو میرے فرزندوں کی معیشت کا ذریعہ تھا مجھ سے بجبر و ظلم لیتا ہے اور علانیہ مجھ سے مخاصمت کرتا ہے اور انصار میری مدد نہیں کرتے۔ مہاجرین ایک کنارہ ہو گئے اور تمام لوگوں نے آنکھیں بند کر لی ہیں۔ نہ کوئی مجھ سے دشمنوں کو دفع کرنے والا ہے۔ اور نہ روکنے والا نہ کوئی یار و مددگار ہے نہ سفارش کرنے والا۔ غضبناک میں نکل جس روز کہ اپنے رعب و جلال سے ہاتھ ہیں لے جاتے ہیں اور آپ اپنی جگہ سے میں مر چکی ہوتی ہر صبح و شام مجھ پر وائے ہو شکایت اپنے پدر سے ہے۔ اور میرا حزن طاقت سب سے زیادہ ہے۔ اور تیرا عذاب امیر المومنینؑ نے فرمایا اے سیدۃ النساء ذرا دشمن پر ہے۔ صبر کرو اور اپنے غم و صدمہ اے پیغمبری کی ذریت کی بقیہ میں نے اپ سے مامور تھا عمل میں لایا اور جس قدر نے کمی نہیں کی۔ تمہارا اور تمہاری اولاد کا امن میں ہے اور جو کچھ حق تعالیٰ نے تمہا ہے جو ان اشقیا نے تم سے چھین لیا ہے

اردو ترجمہ

حق الیقین

جلد اول

مصنف

علامہ سید محمد باقر مجلسی علیہ الرحمۃ

مترجم

جناب سید بشارت حسین صاحب

ناشر

مجلس علمی اسلامی

(پاکستان)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے اپنی زندگی کی قسم میں حق کے خلاف چلنے والوں اور گمراہی میں بھٹکنے والوں سے جنگ میں کسی قسم کی رو رعایت اور سستی نہیں کروں گا

نہج البلاغ اردو مترجمہ مفتی جعفر حسین حضرت علی کے خطبات خطبہ نمبر ۲۴ صفحہ ۱۳۶

نہج البلاغہ

موسیٰ سید ترجمہ وحواشی

از

حجۃ الاسلام علامہ مفتی جعفر حسین صاحب قبلہ مرحوم ومغفور اعلی اللہ مقامہ

المعراج کمپنی

(لاہور پاکستان)

إلى تمام الكلام فإن الممسك خبره عن عشيرته إنما يمسك نقع يد واحدة فإذا احتاج إلى نصرتهم واضطر إلى مرافدتهم قعدوا عن نصره وتثاقلوا عن صوته فيقع تراقد الأيدي الكثيرة وتناهض الأقدام الجمة۔

ہے کہ جو شخص اپنے قبیلہ سے حسن سلوک نہیں کرتا تو اس نے ایک ہی ہاتھ کی منفعت کو روکا۔ لیکن جب ان کی امداد کی ضرورت پڑے گی اور ان کی ہمدردی و اعانت کیلئے لاچار و مضطر ہوگا تو وہ ان کے بہت سے بڑھنے والے ہاتھوں اور اٹھنے والے قدموں کی ہمدردیوں اور چارہ سازیوں سے محروم ہو جائے گا۔

خطبہ ۲۴

ومن خطبة له عليه السلام ولعمري ما علي من قتال من خالف الحق وخابط الغي من إدهان ولا إيهان

مجھے اپنی زندگی کی قسم! میں حق کے خلاف چلنے والوں اور گمراہی میں بھٹکنے والوں سے جنگ میں کسی قسم کی رو رعایت اور سستی نہیں کروں گا۔ اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو اور اس کے غضب سے بھاگ کر اس کے دامن رحمت میں پناہ لو۔ اللہ ہی دکھائی

ومن خطبة له عليه السلام ولعمري ما علي من قتال من خالف الحق وخابط الغي من إدهان ولا إيهان

مجھے اپنی زندگی کی قسم! میں حق کے خلاف چلنے والوں اور گمراہی میں بھٹکنے والوں سے جنگ میں کسی قسم کی رو رعایت اور سستی نہیں کروں گا۔ اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو اور اس کے غضب

تواترت عليه الأخبار باستيلاء أصحاب معاوية على البلاد وقدم عليه عاملاه على اليمن وهما عبيد الله بن العباس وسعيد بن نمران لما غلب عليهما بسر بن أبي أرطاة فقام عليه السلام إلى المنبر ضجرا بتثاقل أصحابه عن الجهاد ومخالفتهم له في الرأي فقال۔

معاویہ کے اصحاب (آپ کے مقبوضہ) شہروں پر تسلط جما رہے ہیں اور یمن کے عامل عبید اللہ ابن عباس اور سپہ سالار لشکر سعید ابن نمران بسر ابن ابی ارطات سے مغلوب ہو کر حضرت کے پاس پلٹ آئے تو آپ اپنے اصحاب کو جہاد میں سستی اور رائے کی خلاف ورزی سے بددل ہو کر منبر کی طرف بڑھے اور فرمایا۔

یہ عالم ہے اس کوفہ کا جس کا بندوبست میرے ہاتھ میں ہے (اے شہر کوفہ) اگر تیرا یہی عالم رہا کہ تجھ میں آندھیاں چلتی

جس نے ابو بکرؓ کی توہین کی اس نے جعفر صادقؒ کی توہین کی

جعفر صادقؒ سے پوچھا کہ سنا ہے کہ آپ نے ابو بکرؓ کو برا بھلا کہتے ہیں آپ ارشاد فرمایا

ابو بکرن الصدیق جدی ھل یسب احد اباءہ، ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ابو بکرؓ میرے نانا ہیں کیا کوئی اپنے آباواجداد کو گالی دینا پسند کرے گا اللہ مجھے کوئی مرتبہ اور عزت نہ بخشے اگر میں ابو بکرؓ کو (عزت اور عظمت میں) مقدم نہ رکھوں

احقاق الحق جلد اول صفحہ ۳۰

(۳۰) خطبة ابن روزبهان (ج۱)

جدّانه الأخرى من أولاد أبي بكر ، وذكر الإمام الحاكم أبوعبدالله النيسابوري (۱) المحدّث الكبير والحافظ المتقن الفاضل النحرير في كتاب معرفة علوم الحديث بإسناده عن الإمام أبي عبدالله جعفر بن محمّد الصّادق عليه وعلى آبائه السّلام أنه قال: أبوبكر الصّديق جدّي وهل يسبّ أحد آباءه لا قدّمني الله إن لا اقدّمه ، إنتهى ، وقد اشتهر بين المحدّثين والعلماء أنّ الحاكم أباعبدالله المذكور كان مائلا إلى التشيع فمن عجبي (۲) كيف يجوز لهم ذكر المطاعن لذلك الإمام الحكيم الرّشيد ، و قد ذكر الأئمة الذين يدعون الإقتداء بهم في مناقبهم : أمثال هذه المناقب ومع هذا يزعمون أنّهم لهم (۳) مقتدون وبآثارهم مهتدون ، نسأل الله العصمة عن التعصب فإنه ساء الطريق وبئس الرفيق .

ثمّ إني لمّا نظرت في ذلك الكتاب الموسوم بنهج الحق و كشف الصدق رأيت أنّ صاحبه عدل عن نهج الحقّ وبالغ في الإنكار على أهل السّنة حتّى ذكر: أنّهم كالسّوفسطائيّة ينكرون المحسوسات والأوّليات فلا يجوز الإقتداء بهم ، و وضع في هذا مسائل ذكرها من علم اصول الدين و من علم اصول الفقه و من

فدک فدک چلانے والے شیعوں کے لئے خاص تحفہ امید ہے افاقہ ہو جائیگا

الکافی میں یعقوب کلینی نے باندھا ہے "عورت کا زمین کچھ ورثہ نہیں" پھر اس کے بعد بہت سی روایات نقل کی ہے اس باب میں ایک حسن روایت ملاحظہ ہوں "امام باقر نے فرمایا عورت کو زمین کی وراثت میں کچھ نہیں ملے گا یعنی عورت زمین کی وارث نہیں بن سکتی" اس کی سند کو باقر مجلسی نے حسن قرار دیا ہے جب شیعہ کافر کے ہاں عورت زمین کی وارث ہی نہیں بن سکتی تو فدک کیسے فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ورثہ ہو گیا؟

٦٨ - باب: أن النساء لا يرثن من العقار شيئاً

١ - عليّ بن إبراهيم، عن محمد بن عيسى، عن يونس، عن محمد بن حمران، عن زرارة، عن محمد بن مسلم، عن أبي جعفر عليه السلام قال: النساء لا يرثن من الأرض ولا من العقار شيئاً.

٢ - عدة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، ومحمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، وحميد بن زياد، عن ابن سماعة جميعاً، عن ابن محبوب، عن عليّ بن رئاب، عن زرارة، عن أبي جعفر عليه السلام أن المرأة لا ترث مما ترك زوجها من القرى والدور والسلاح والدواب شيئاً وترث من المال والفرش والثياب ومتاع البيت مما ترك ويقوّم النقض والأبواب والجذوع والقصب فتعطى حقها منه.

٣ - عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن ابن أذينة، عن زرارة، وبكير، وفضيل، وبريد، ومحمد بن مسلم، عن أبي جعفر وأبي عبد الله عليهما السلام منهم من رواه عن أبي عبد الله عليه السلام ومنهم من رواه عن أحدهما عليهما السلام أن المرأة لا ترث من تركة زوجها من تربة دار أو أرض إلا أن يقوّم الطوب والخشب قيمة فتعطى ربعها أو ثمنها إن كان لها ولد من قيمة الطوب والجذوع والخشب.

٤ - عليّ، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن جميل، عن زرارة، ومحمد بن مسلم، عن أبي جعفر عليه السلام قال: لا ترث النساء من عقار الأرض شيئاً.

٥ - عدة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن عليّ بن الحكم، عن العلاء، عن محمد بن مسلم قال: قال أبو عبد الله عليه السلام ... قال: قلت: كيف ترث من الفرع و... ترث به وإنما هي دخيل عليهم فتر... بسببها.

٦ - عليّ بن ابراهيم، عن أ...

وقال في مصباح اللغة: النق... واقتصر الأزهري على الضم قال: النق... الكسر ويمنع الضم والجمع تقو...

الحديث الثالث: حسن.

والطوب بالضم الآجر بلغة ...

الحديث الرابع: حسن.

الحديث الخامس: ضعيف ...

الحديث السادس: حسن ...

وترث من المال والفرش والثياب ومتاع البيت ممّا ترك ويقوّم النقض والأبواب والجذوع والقصب فتعطى حقّها منه

٣ - عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن ابن أذينة، عن زرارة؛ و بكير؛ وفضيل؛ وبريد؛ ومحمد بن مسلم، عن أبي جعفر وأبي عبد الله عليهما السلام منهم من رواه عن أبي عبد الله عليه السلام ومنهم من رواه عن أحدهما عليهما السلام أنّ المرأة لا ترث من تركة زوجها من تربة دار أو أرض إلّا أن يقوّم الطوب والخشب قيمة فتعطى ربعها أو ثمنها إن كان لها ولد من قيمة الطوب والجذوع والخشب.

٤ - عليّ، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن جميل، عن زرارة؛ ومحمد بن مسلم، عن أبي جعفر عليه السلام قال: لا ترث النساء من عقار الأرض شيئاً.

٥ - عدّة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن عليّ بن الحكم، عن العلاء، عن محمد بن مسلم قال: قال أبو عبد الله ... قال: قلت: كيف ترث من الفرع و... ترث به وإنّما هي دخيل عليهم فتر... بسببها.

٦ - عليّ بن ابراهيم، عن أ...

وقال في مصباح اللغة: النق... واقتصر الأزهري على الضمّ قال: النق... الكسر ويمنع الضم والجمع تقو...

الحديث الثالث: حسن.

والطوب بالضم الآجر بلغة ...

الحديث الرابع: حسن.

الحديث الخامس: ضعيف ...

الحديث السادس: حسن ...

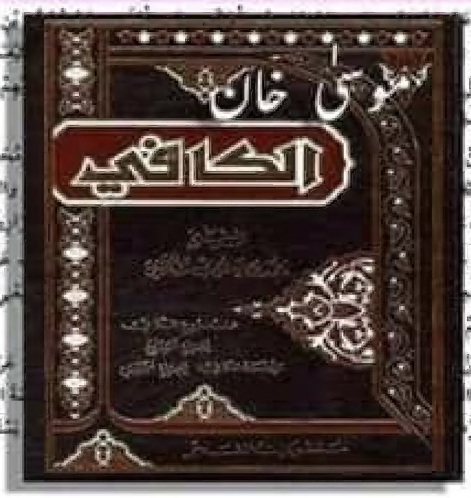

ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام علیہم السلام ایک دوسرے کے علمی وارث رہے۔

شیعت کا فدک کا رونا چیخنا چلاّنا سب جھوٹ دھوکہ اور فریب ہے۔

کتاب کانام الشافی جلد دوم۔ کتاب الحجت۔ صفحہ 102

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحجۃ

خلافت رسالت نبوت امامت

ترجمہ **اصول کافی** جلد دوم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

ترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بال و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دو صد کتب

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲۔ کراچی

طرف اسی کو جو اللہ کی طرف رجوع کرے (یعنی جو قبول کرے ولایت علیؑ کو۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: إِنَّ أَوَّلَ وَصِيٍّ كَانَ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ هِبَةُ اللهِ بْنُ آدَمَ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ مَضَى إِلَّا وَلَهُ وَصِيٌّ وَكَانَ جَمِيعُ الْأَنْبِيَاءِ مِائَةَ أَلْفِ نَبِيٍّ وَعِشْرِينَ أَلْفِ نَبِيٍّ مِنْهُمْ خَمْسَةٌ أُولُو الْعَزْمِ: نُوحٌ وَإِبْرَاهِيمُ وَمُوسَى وَعِيسَى وَمُحَمَّدٌ صلى الله عليه وآله وَإِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ كَانَ هِبَةَ اللهِ لِمُحَمَّدٍ وَوَرِثَ عِلْمَ الْأَوْصِيَاءِ وَعِلْمَ مَنْ كَانَ قَبْلَهُ، أَمَا إِنَّ مُحَمَّداً وَرِثَ عِلْمَ مَنْ كَانَ قَبْلَهُ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ، عَلَى قَائِمَةِ الْعَرْشِ مَكْتُوبٌ: حَمْزَةُ أَسَدُ اللهِ وَأَسَدُ رَسُولِهِ وَسَيِّدُ الشُّهَدَاءِ وَفِي ذُؤَابَةِ الْعَرْشِ عَلِيٌّ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام، فَهٰذِهِ حُجَّتُنَا عَلَى مَنْ أَنْكَرَ حَقَّنَا وَجَحَدَ مِيرَاثَنَا وَمَا مَنَعَنَا مِنَ الْكَلَامِ وَأَمَامُنَا الْيَقِينُ فَأَيُّ حُجَّةٍ تَكُونُ أَبْلَغَ مِنْ هٰذَا.

۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روئے زمین پر سب سے پہلے وصی ہبۃ اللہ ابن آدم تھے کوئی نبی ایسا نہ تھا جس کا کوئی وصی نہ ہو تمام انبیاء کی تعداد ایک لاکھ ۲۰ ہزار تھی ان میں سے پانچ اولوالعزم تھے۔ نوحؑ ابراہیمؑ، موسیٰؑ، عیسیٰؑ اور حضرت محمد علیہم السلام اور علیؑ محمدؐ کے ہبۃ اللہ تھے اور وارث علم اوصیاء تھے اور ان کے بھی علم کے وارث تھے جو ان سے پہلے ہوئے اور حضرت رسولؐ خدا اپنے سے پہلے تمام انبیاء و مرسلین کے علم کے وارث تھے قائمہ عرش پر لکھا تھا، حمزہ شیر خدا ہیں اور اسد رسولؐ ہیں اور سید الشہداء ہیں اور عرش کے اعلیٰ حصہ پر لکھا ہے کہ علی امیر المومنین ہیں پس یہ ہماری حجت ہے۔ جس نے ہمارے حق کا انکار کیا وہ ہماری میراث سے منکر ہوا۔ اور جنھوں نے حق بات کہنے سے ہم کو روکا (ما منعنا میں ما زائد ہے) اور آنحالیکہ ہمارے پیش نظر اپنی حقانیت کا یقین ہے پس کون سی حجت اس سے زیادہ اچھی ہو سکتی ہے۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ زُرْعَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: إِنَّ سُلَيْمَانَ وَرِثَ دَاوُدَ وَإِنَّ مُحَمَّداً وَرِثَ سُلَيْمَانَ وَإِنَّا وَرِثْنَا مُحَمَّداً وَإِنَّ عِنْدَنَا عِلْمَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالزَّبُورِ وَتِبْيَانَ مَا فِي الْأَلْوَاحِ قَالَ: قُلْتُ: إِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْعِلْمُ؟ قَالَ: لَيْسَ هٰذَا هُوَ الْعِلْمُ، إِنَّ الْعِلْمَ الَّذِي يَحْدُثُ يَوْماً بَعْدَ يَوْمٍ وَسَاعَةً بَعْدَ سَاعَةٍ.

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے سلیمان وارث ہوئے داؤد کے اور محمدؐ وارث ہوئے سلیمان کے اور اور ہم وارث ہوئے محمد مصطفیٰؐ کے، بیشک ہمارے پاس توریت و انجیل و زبور کا علم ہے اور الواح موسیٰ کا بیان ہے

visit www.sunnilibrary.com

فدک کا مختصر تعارف

فدک خیبر کے نزدیک ایک باغ تھا جو یہودی قبیلہ بنو نضیر والوں کا تھا۔ جب خیبر فتح ہوا تو بنو نضیر والوں نے بغیر جنگ کے فدک نبی پاک ﷺ کے حوالے کر دیا تھا اور جو مال بغیر جنگ کے حاصل ہو اس کو مال فئے کہتے ہیں۔ سورۃ حشر میں اس کے آٹھ حقدار بتائے گئے ہیں۔

شیعہ کہتے ہیں فدک نبی پاک ﷺ کی ملکیت تھی جو آپ ﷺ نے اپنی زندگی میں ہی سیدہ فاطمۃ رضہ کو دے دیا تھا لیکن جب سیدنا ابو بکر صدیقؓ خلیفہ بنے تو انہوں نے اس پر قبضہ کر لیا۔ اسلئے بی بی فاطمۃ رضہ نے وراثت کا دعویٰ کیا جو ابو بکر رضہ نے یہ کہہ کر ٹھکرا دیا کہ ''انبیاء کی وراثت نہیں ہوتی''

اہلسنت کہتے ہیں کہ فدک نبی پاک ﷺ کی ذاتی ملکیت نہیں تھی، فدک آپ ﷺ کے قبضے میں تھا اور آپ ﷺ قرآنی حکم کے مطابق اس کی آمدنی کو خرچ کرتے تھے۔ شیعوں کا یہ کہنا کہ نبی پاک ﷺ نے بی بی فاطمۃ رضہ کو فدک دیدیا تھا یہ جھوٹ ہے۔ انبیاء کی وراثت نہیں ہوتی، یہ بات دوسرے صحابہ سے اور خود شیعہ کتب سے بھی ثابت ہے۔